@SachNewsJKL @SachNewsJKL @SachNewsJKL @SachNewsJKL @SachNewsJKL

THE DAILY "SACH" (J&K)

R.N.I. No: 43819/84
email: thedailysach@gmail.com

بیاد گار ماسٹر روشن لعل و کرشن لعل گپتا

0191-2572550/2572578
(M) 9796117777

صادق ہوا اپنے قول کا غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

روزنامہ سچ جموں

Editor-in-Chief:
Raghunandan Kumar

ایڈیٹر انچیف: رگھونندن کمار

8

پنت کی صحتیابی سے بی سی سی آئی حیران

8

حارث رف کی بارات اور ولیمے کی تاریخ سامنے آگئی

Postal Regd. No. L-29/JK-64/21-23

جلد نمبر 84 ☆ شمارہ نمبر 145 ☆ سنیچروار ☆ 17 جون 2023 ☆ صفحات:08 ☆ قیمت: 2 روپے

Website: www.dailysach.in

آئی آئی ایم جموں کی چھٹی کانووکیشن تقریب کا اِنعقاد

مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتندر سنگھ کی طلباء سے خطاب

جموں/ مرکزی وزیر تعلیم، سکل ڈیولپمنٹ اور اَنٹر پرینیورشپ دھرمیندر پردھان، لیفٹیننٹ گورنر منوج سِنہا اور مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتندر سنگھ نے آج جموں میں اِنڈین اِنسٹی چیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) کی چھٹی کانووکیشن کی تقریب سے خطاب کیا۔ مرکزی وزیر تعلیم، سکل ڈیولپمنٹ اور اَنٹر پرینیورشپ دھرمیندر پردھان نے آئی آئی ایم جموں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کے لئے اَپنی دِلی مبارک باد اور نیک خواہشات کا اِظہار کیا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ یہ تمام فارغ التحصیل طلباء کے لئے فخر کی بات ہے کہ طلباء نے آئی آئی ایم جموں جیسے اِدارے اور سینٹر آف ایکسیلنس سے اَپنی تعلیم مکمل کی ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ یہ آپ کی زندگی کے ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ چیلنجوں کے لئے تیار رہیں۔ اَپنے کمفرٹ زون میں نہ رہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ کو نہ صرف روزگار پیدا کرنے والے بننے کی خواہش کرنی چاہیئے بلکہ دولت پیدا کرنے والے بننے اور ملک کی اِقتصادی ترقی میں اَپنا حصہ اَدا کرنے خواہش رکھنی چاہیئے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہماری عظیم قوم اور اس پوری اِنسانی تہذیب کی ذمہ داری

نوجوانوں کے کندھوں پر ہے۔ اُنہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی جی کی قیادت میں ترقی پسند تعلیمی نظام اور مستقبل پر مبنی آئی ٹی اِصلاحات نوجوان پود کے بہتر مستقبل کے لئے مضبوط بنیادیں ہموار کر رہے ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر منوج سِنہا نے فارغ التحصیل طلباء، ان کے والدین اور آئی آئی ایم جموں کے فیکلٹی ممبران کو ان کی رہنمائی کے لئے مبارک باد دی۔ اُنہوں نے کہا، ''ہندوستان عالمی اُفق پر ایک نئ علمی معیشت کے طور پر اُبھر رہا ہے اور یہ تیز رفتاری سے ترقی کر رہا ہے۔ ہر شعبے میں تبدیلی کا کام قوم کو پاور ہاؤس بننے کی راہ پر گامزن کر رہا ہے۔'' لیفٹیننٹ گورنر نے مزید کہا کہ فارغ التحصیل طلباء ایک ایسے موڑ پر اَپنی زندگی کا ایک نیا آغاز کر رہے ہیں جب ہمارے ملک کی ترقی اور نمو کے اس شاندار مرحلے نے سب کے لئے نئے مواقع اور نئے اِمکانات کھولے ہیں۔ اُنہوں نے مشاہدہ کہا، ''کسی کے دِل میں خواب بنانا اس دنیا میں کسی بھی جسمانی ساخت کی تعمیر سے بڑا ہے۔ نوجوان کے لئے یہ بہترین وقت ہے کہ وہ اَپنے خیالات کو حقیقت میں بدلیں اور ایک بہتر مستقبل تخلیق کریں جو ہمارے شاندار ماضی میں گہرائی سے جُڑے ہوئے ہیں۔'' لیفٹیننٹ گورنر نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ تخلیقی بنیں، خود سیکھنے پر توجہ دیں اور قدیم اَقدار میں جُڑے رہیں۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ آرٹیفیشل اِنٹلی جنس اور دیگر ڈیجیٹل ٹولز نئے خیالات، تجسس اور تخلیقی صلاحیتوں کو قوم کی تعمیر میں مدد کریں گے۔ اُنہوں نے کہا، '' آج کا نوجوان ہندوستانی پود کی نمائندگی کرتا ہے جس کے ایک ہاتھ میں وید اور دوسرے ہاتھ میں آرٹیفیشل اِنٹلی جنس ہے۔ دونوں کا کامل توازن وہی ہے جو اُنہیں الگ کرتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے آلات اور اِنسانی قیادت کا بہترین تعاون قوم کی تعمیر میں اہم کردار اَدا کرے گا۔''

سی سی آئی جموں کے وفد نے لیفٹیننٹ گورنر سے ملاقات کی

جموں/ چیمبر آف کامرس اینڈ اِنڈسٹری (سی سی آئی) جموں کے ایک وفد نے اِس کے صدر ارون گپتا کی قیادت میں آج راج بھون میں لیفٹیننٹ گورنر منوج سِنہا سے ملاقات کی۔ وفد کے اَرکان نے لیفٹیننٹ گورنر کو جموں شہر کی خوبصورتی اور جموں خطے میں سیاحت کے فروغ کے علاوہ کاروباری کمیونٹی کے مختلف مسائل سے آگاہ کیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے وفد کے اَرکان کو یقین دِلایا کہ ان کے پیش کردہ مسائل کو جلد اَز جلد حل کرنے کے لئے سنجیدگی سے غور و خوض کیا جائے گا۔

چیف سیکرٹری نے تمام گاؤں کو او ڈی ایف پلس بنانے کیلئے اپنی کوششیں تیز کرنے پر زور دیا

سری نگر/ چیف سیکرٹری ڈاکٹر ارون کمار مہتا نے متعلقہ اَفراد پر زور دیا کہ وہ اِس مہینے کے اَندر ہی جموں وکشمیر کی تمام بستیوں کو او ڈی ایف پلس قرار دینے کے لئے اَپنی کوششیں تیز کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ مطلوبہ فنڈز محکمہ کو پہلے ہی تفویض کئے گئے ہیں۔ اِس لئے ڈیڈ لائن کو پورا کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر ارون کمار مہتا نے ان باتوں کا اِظہار آج یہاں سوچھتا مشن کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے منعقدہ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ میٹنگ میں کمشنر سیکرٹری آر ڈی ڈی، ڈائریکٹر رورل سینی ٹیشن اور محکمہ دیگر متعلقہ اَفسران نے شرکت کی جبکہ جموں میں مقیم اَفسران نے بذریعہ ویڈیو کانفرنسنگ میٹنگ میں حصہ لیا۔ چیف سیکرٹری نے اَفسران سے جموں وکشمیر یوٹی کے ہر گاؤں میں گھر گھر کوڑا کرکٹ جمع کرنے کی صورتحال کے بارے میں دریافت کیا۔ اُنہوں نے اَفسران پر زور دیا کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ لکیسی ویسٹ بھی گاؤں سے اُٹھایا جائے اور ہر پنچایت میں اِس مقصد کے لئے نشاندہی کی گئی جگہوں پر ڈمپ کیا جائے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہر پنچایت میں کوڑا کرکٹ کو الگ کرنا ضروری ہے تاکہ اسے آسانی سے ٹھکانے لگایا جاسکے۔ اُنہوں نے ان سے کہا کہ وہ لوگوں کو اَپنے اِردگرد کی صفائی کے بارے میں بیدار کریں اور ماحولیات کو خطرے میں ڈال کر اَپنے اِردگرد کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کو جُرمانہ بھی عائد کریں۔ چیف سیکرٹری نے کہا کہ صفائی کا کوئی نعم البدل نہیں ہے اور سب کو اس کے لئے سنجیدہ ہونا ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ کام ہر شخص کے لئے ہے کہ وہ اَپنے آپ سے شروع کر کے اَپنے اِردگرد تک کام کرے۔ اُنہوں نے باور کیا کہ اگر ہم سب مل کر کام کریں تو اَپنے گاؤں کی صفائی کا کام پورا کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اُنہوں نے تسلیم کیا کہ ہمارے گاؤں کو صاف ستھرا بنانے میں پہلے سے کہیں زیادہ پیش رفت ہوئی ہے۔

سی اِی او ایس اے ایس بی نے شری اَمرناتھ جی یاترا کیلئے بال تل کا دورہ کیا

گاندربل (بال تل)/ چیف ایگزیکٹیو آفیسر شری اَمرناتھ شرائین بورڈ ڈاکٹر مندیپ بھنڈاری نے جموں وکشمیر یوٹی اِنتظامیہ اور بارڈر روڈز آرگنائزیشن کے سینئر اَفسران کے ساتھ بال تل بیس کیمپ سے پوتر گپھا تک بال تل محور کا ایک تفصیلی دورہ کیا۔ اِس دورے کا مقصد آنے والی شری امرناتھ جی یاترا۔2023ء کے لئے زمینی اِنتظامات کا جائزہ لینا تھا۔ دورے کے دوران سی اِی او نے بذات خود معائینہ کیا اور متعلقہ محکموں کی طرف سے کی گئی تیاریوں کا جائزہ لیا تاکہ شردھالوؤں کے لئے احسن اور کامیاب یاترا کو یقینی بنایا جاسکے۔ سی اِی او نے یاتریوں کے لئے محفوظ اور آرام دہ یاترا کے تجربے کو آسان بنانے کے لئے تمام ضروری اِنتظامات کی بروقت تکمیل کی اہمیت پر زور دیا۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر شری اَمرناتھ شرائین بورڈ ڈاکٹر مندیپ بھنڈاری نے ایڈیشنل سی اِی او ایس اے ایس بی، ضلع ترقیاتی کمشنر اننت ناگ، ای سایس پی اننت ناگ، ڈائریکٹر اِنفارمیشن جے اینڈ کے، ڈائریکٹر ٹورازم کشمیر، ایس پی ہیڈ کوارٹر اننت ناگ، ڈائریکٹر ہیلتھ کشمیر، بی آر او کے نمائندوں اور جموں وکشمیر اِنتظامیہ کے کئی سینئر اَفسران کے ہمراہ بنیادی ڈھانچے، ٹریک کی حالت، خیمے کی سہولیات کا قیام، بیت الخلاء کمپلیکس، صفائی کی سرگرمیاں، پانی اور بجلی کے کنکشن کی بحالی، ٹیلی کام سہولیات، بال تل کے محور سے دیگر لاجسٹ سہولیات کا قریب سے جائزہ لیا۔ سی اِی او نے تمام متعلقہ محکموں اور شراکت داروں کو مقررہ وقت کے اَندر تمام ضروری اِنتظامات کو حتمی شکل دینے کی ہدایت جاری کی۔ اُنہوں نے مؤثر تال میل اور بہتر تعاون کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اَفسران پر زور دیا کہ وہ شری اَمرناتھ جی یاترا کے لئے جانے والے یاتریوں کے لئے حفاظت، سہولت اور روحانی تجربے کے اعلیٰ ترین معیارات کو یقینی بنانے کے لئے تن دہی سے کام کریں۔

جمہ گنڈ کپوارہ کے مضافات میں دراندازی کی کوشش ناکام

سرینگر/ 16 جون/ اے پی آئی/ سرحدی ضلع کپوارہ کے مضافاتی علاقے جمہ گنڈ میں فورسز نے دراندازی کی کوشش کو ناکام بنادیا عسکریت پسندوں اور پولیس وفورسز کے مابین خون ریز جھڑپ پانچ غیر شناخت شدہ عسکریت پسند مارے گئے بڑی مقدار میں اسلحہ گولہ بارود برآمد۔ حد متارکہ کے جم گنڈ کا وسیع عاقہ محاصرے میں بڑے پیمانے پر تلاشی کارروائیاں جاری۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق فورسز کو مصدقہ اطلاع ملی تھی کہ پاکستان زیر انتظام سے عسکریت پسندوں کا ایک گروپ دراندازی کی فراق میں ہے اطلاع ملنے کے بعد کپوارہ کے مضافاتی علاقے جمہ گنڈ میں پولیس وفورسز نے ناکہ لگادیا اس دوران حد متارکہ پر پولیس وفورسز کو عسکریت پسندوں کی نقل حرکت محسوس ہوئی۔ پولیس وفورسز نے دراندازی کرنے والے عسکریت پسندوں کو للکارا اور سرنڈر کرنے کی پیشکش کی۔ جدید ہتھیاروں سے لیس عسکریت پسندوں نے پولیس وفورسز کی پیش کش کو ٹھکرا کر پولیس وفورسز پر گولیاں چلائی اور فرار ہونے کی کوشش کی تاہم فورسز نے تمام داخلی اور خارجی راستوں کو سیل کرتے ہوئے جوابی کارروائی شروع کی اور فریقین کے درمیان گولیوں کا تبادلہ کافی دیر تک جاری رہا فورسز کی جوابی کارروائی کے دوران پانچ عسکریت پسند مارے گئے اور ان کے قبضے سے پولیس وفورسز نے بڑی مقدار میں اسلحہ گولہ بارود برآمد کرنے کا دعویٰ کیا۔ ادھر دفاعی ترجمان اور ایس ایس پی کپوارہ نے اس بات کی تصدیق کی کہ جمہ گنڈ کپوارہ کے علاقے میں دراندازی کی ایک کوشش کو ناکام بنادیا گیا۔ ایس ایس پی کے مطابق مصدقہ اطلاع ملی تھی کی عسکریت پسند اسطرف آنے کی کوشش کر رہے تھے جسکے بعد فورسز نے علاقے کا محاصرہ کیا اور ناکے بٹھادیئے۔ ایس ایس پی کے مطابق جوں ہی عسکریت پسندوں نے حد متارکہ اسطرف دراندازای کی کوشش کی انہیں للکارا گیا اور سرنڈر کرنے کی پیش کش کی انہوں نے ٹھکرادی جوابی کارروائی کے دوران پانچ غیر ملکی عسکریت پسند مارے گئے اور ان کے قبضے سے بڑی مقدار میں اسلحہ وگولہ بارود برآمد کیا گیا۔

پولی تھین سے پاک جموں پہل کے تحت ڈی آر ڈی او کے بائیو پلاسٹک کیری بیگ کا آغاز

جموں/ مرکزی وزیر پیٹرولیم، قدرتی گیس، مکانات و شہری اُمور ہردیپ سنگھ پوری اور لیفٹیننٹ گورنر منوج سِنہا نے آج یہاں پولی تھین سے پاک جموں پہل کے تحت ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) کے تیار کردہ بائیو پلاسٹک کیری بیگ کا آغاز کیا۔ مرکزی وزیر پیٹرولیم، قدرتی گیس، مکانات وشہری امور ہردیپ سنگھ پوری نے جموں کے لوگوں، میئر جے ایم سی اور یو ایل بی کے اَراکین کو پولی تھین کا متبادل ملنے پر مبارک باد دی۔ اُنہوں نے لوگوں سے پولی تھین بیگوں سے پرہیز کرنے اور ڈی آر ڈی او کے تیار کردہ دیر پا بیگوں کو استعمال کرنے کی اپیل کی۔ اُنہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی جی نے شہری کاری کے چیلنجوں کو مواقع میں بدل دیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ وزی راعظم کی رہنمائی میں سوچھتا آندولن ملک کو بالخصوص شہری مراکز کو دیر پا ترقی اور ترقی کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ آج سوچھتا حکومت کی ترجیح بن گیا ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ دیگر تمام سرکاری سکیموں کے مؤثر عمل آوری کے لئے یہ اَصول بن گیا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر منوج سِنہا نے پولی تھین بیگ کے متبادل کے طور پر بائیو پلاسٹک کیری بیگ تیار کرنے پر ڈی آر ڈی او کی ستائش کی۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ یہ شہری منظر نامے کو تبدیل کرنے، تیز رفتار دیر پا ترقی اور شہریوں کی زندگی میں آسانی کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اُنہوں نے کہا، ''یہ خوردنی اور پانی میں حل پذیر بیگ پلاسٹک کی آلودگی کے بڑھتے ہوئے خطرے کو روکنے کے لئے بہترین متبادل ہے۔ 6 آر۔ ریڈیوس، رِی یوز، رِی سائیکل، ری مُو، رِی فیوز اور رِپورٹ کے علاوہ اَز سر نو سمت کی حکمت عملی لوگوں کو دیر پا آپشن فراہم کرے گی اور پیکیجنگ اور ڈیزائننگ کے متبادل کو فروغ دے گی۔'' لیفٹیننٹ گورنر نے معاشرے کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں، تمام شراکت داروں پر زور دیا کہ وہ قدرت کے تقاضوں کے تئیں اَپنے فرائض کو اَدا کریں اور دیر پا ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لئے خود کو دوبارہ وقف کریں۔

اُدھمپور کے مزدور کے قتل کا معاملہ حل

جیش محمد کے پانچ عسکریت پسند گرفتار اسلحہ گولہ بارود سکوٹی ضبط مزید تحقیقات شروع/ ڈی آئی جی ساوتھ کشمیر

سرینگر/ 16 جون// جنوبی کشمیر اننت ناگ میں اُدھمپور کے مزدور کے قتل کے معاملے کو حل کر کے پانچ جیش محمد کے بالائی ورکروں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے بڑی مقدار میں اسلحہ گولہ بارود برآمد کرنے کا پولیس نے دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان پاکستان اور پاکستانی زیر انتظام کشمیر میں مقیم عسکریت پسند نوجوانوں کو قتل غارت گری آگ و آہن اور عسکریت کو جڑے مضبوط کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہے تاہم ان کے منصوبوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائیگا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جنوبی کشمیر اننت ناگ میں 29 مئی رات 9:15 منٹ پر نامعلوم مسلح افراد نے سرکس میں کام کرنے والے مزدور دیپک کمار پر گولیاں چلائی جس سے وہ شدید طور پر زخمی ہوا اور جی ایم سی اننت ناگ میں زخموں کی تاب نہ لاکر دم توڑ گیا۔ ڈی آئی جی ساوتھ کشمیر رئیس محمد بٹ نے پر ہجوم پریس کانفرنس کے دوران تفصیلات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ اُدھمپور کے مزدور کی ہلاکت میں ملوث جیش محمد کے پانچ بالائی ورکروں کی گرفتاری عمل میں لائی۔ انہوں نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ دیپک کمار عرف دیپو کی ہلاکت کے بعد پولیس کی ایک خصوصی پارٹی تشکیل دے دی گئی تاکہ مزکورہ مزدور کی ہلاکت میں ملوث افراد کو بے ناب کیا جائے۔ ڈی آئی جی کے مطابق کئی مشتبہ افراد کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی جن سے پوچھ تاچھ کی گئی اس دوران زرائع سے بھی مزدور کی ہلاکت کے سلسلے میں جانکاری ملی جس پر پولیس کی تحقیقاتی ٹیم نے اپنا کام جاری رکھا۔ انہوں نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ اسی اثناء میں دیوا کالونی اننت ناگ سے شہرین بشیر نداف ساکنہ سری پورہ دیو کالونی اور عبید نذیر لائیگروں لاپتہ ہوئے پولیس نے مزکورہ نوجوان کی لاپتہ ہونے کا سنجیدہ نوٹس لیا اور ان کی تلاش شروع کر دی۔

چیئرپرسن ڈی ڈی سی گاندربل کا لار کا دورہ

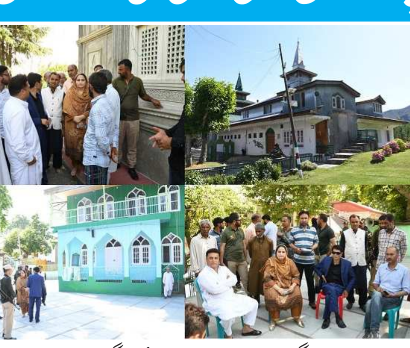

گاندربل/ چیئرپرسن ضلع ترقیاتی کمشنر کونسل گاندربل نزہت اشفاق نے آج صوفی بزرگ حضرت شاہ صادق قلندرؒ کے آنے والے سالانہ عرس کے اِنتظامات کا جائزہ لینے کے لئے لار اور وٹلر گاندربل کا دورہ کیا۔ چیئرپرسن ڈی ڈی سی نے سوموار سے منائے جانے والے سالانہ عرس کی تقریبات کے موقعہ پر گاندربل ضلع کے لار میں حضرت شاہ صادق قلندرؒ کی زیارت گاہ پر حاضری دی۔ اُنہوں نے افسران کے ساتھ بات چیت کرنے کے دوران اِس بات کا اعادہ کیا کہ یہ روحانی زیارت ہمارا خزانہ ہیں اور ہمارے عظیم صوفیاء کرام کی طرف سے دِکھائے گئے پیار، اِنسانیت اور روحانی سربلندی کا راستہ ہمیں اَمن، اطمینان اور سماجی ہم آہنگی کی روشنی کی طرف لے جاسکتا ہے جس کے نتیجے میں ہماری زندگی اچھے سے معمور ہوجائیں گی۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اَپنے صوفی بزرگوں کی تعلیمات کو اَپنی نئ پود تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ زیارت گاہ کی تزئین و آرائش کے لئے رواں سال کے دوران 6 لاکھ روپے واگذار کئے ہیں۔ چیئرپرسن ڈی ڈی سی نے متعلقہ اَفسران پر زور دیا کہ وہ تمام ضروری اِنتظامات کی دستیابی کو یقینی بنائیں تاکہ عقیدت مندوں اور زائرین کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اُنہوں نے عوامی وفود کے ساتھ بھی ملاقات کی اور بعد میں متعلقہ اَفسران اور وقف عملے کے ساتھ ایک میٹنگ منعقد کی۔ اُنہوں نے تمام محکموں کی سربراہان اور وقف اَفسران کو ہدایت دی کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ عرس کے اِجتماعات کے دوران لوگوں کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ چیئرپرسن ڈی ڈی سی نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ بلاتعطل بجلی کی فراہمی، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، صفائی کے مناسب اقدامات، زیارت گارہ کی روشنی اور سجاوٹ کے علاوہ صحت سہولیات اور زیارت گاہ پر حفاظت اِنتظامات کو یقینی بنائیں۔

بی ایس ایف کا جوان حرکت قلت بند ہونے سے لقمہ اجل

سرینگر/ 16 جون/ اے پی آئی/ سرحدی ضلع کپوارہ کے ہندوارہ علاقے میں باڈور سکوٹی فورس کا سپاہی حرکت قلب بند ہونے سے لقمہ اجل۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق 91 بٹالین بی ایس ایف کیمپ میں اس وقت سنسنی دوڑ گئی جب کانسٹیبل پاٹل نے سینے میں درد محسوس کیا مزکورہ سپاہی کو فوری طور پر نوگام فوجی اسپتال منتقل کیا یا جہاں ڈاکٹروں نے معائنے کے دوران اسے مردہ قرار دیا۔ پولیس نے نعش کو اپنی تحویل میں لے کر قانونی ضابطے پورے کرائے اور میت 91 بٹالین بی ایس ایف کیمپ کے حوالے کر دی۔

اداریہ
روزنامہ سچ جموں

بیکٹیریا اور جراثیم!

پوری دنیا میں بیکٹیریا اور جراثیم ہماری دواؤں سے مزاحمت کر کے انہیں بے اثر بنا رہے ہیں۔ اگر یہی کیفیت برقرار رہی اور ہم نے نئی ادویہ نہیں بنائیں تو سال 2050 کے بعد سے ایک جانب ہر سال 1 کروڑ افراد لقمہ اجل بن جائیں گے اور مزید کروڑوں افراد غربت اور مفلسی کے چنگل میں پھنس جائیں گے۔ اس ضمن میں اقوامِ متحدہ نے ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں اینٹی مائیکروبیئل ریسسٹینس (اے ایم آر) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بڑھتا ہوا چیلنج 2030 تک دو کروڑ چالیس لاکھ افراد کو انتہائی غربت کی جانب دھکیل دے گا۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت ہمارے پاس جو ادویہ ہیں وہ کئی امراض کے جراثیم اور بیکٹیریا کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے اور اس کی وجہ سے ہر سال سات لاکھ افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں انتہائی غربت کی جانب دھکیل دے گا۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت ہمارے پاس جو ادویہ ہیں وہ کئی امراض کے جراثیم اور بیکٹیریا کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے اور اس کی وجہ سے ہر سال سات لاکھ افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں جن میں 2 لاکھ 30 ہزار ٹی بی کے ایسے مریض ہیں جن پر تمام دوائیں ناکارہ ہو چکی ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی نائب سیکریٹری جنرل امینہ محمد کہتی ہیں کہ یہ رپورٹ اے ایم آر کو روکنے اور صحت میں ترقی کے ایک سو سالہ تحفظ پر گہرائی میں روشنی ڈالتی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے دواؤں کے خلاف جراثیم کی مزاحمت اور ارتقا کو پوری دنیا کے لیے ایک بڑا خطرہ قرار دیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جراثیم اور بیکٹیریا ہماری تمام دواؤں کے حوالے سے کچھ اسطرح سے تبدیل ہو رہے ہیں کہ بہت سی عام بیماریوں سے شفا بھی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ آگے چل کر اقوامِ متحدہ نے اپنی رپورٹ میں تمام فریقین سے کہا ہے حوالے سے کچھ اسطرح سے تبدیل ہو رہے ہیں کہ بہت سی عام بیماریوں سے شفا بھی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ آگے چل کر اقوامِ متحدہ نے اپنی رپورٹ میں تمام فریقین سے کہا ہے کہ وہ ہنگامی بنیادوں پر لوگوں کو بچانے کا کام کریں تاکہ پائیدار مستقبل کی بنیاد رکھی جا سکے۔ لیکن دوائیں بے کار کیوں ہو رہی ہیں؟ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہم اینٹی بایوٹکس کا بے تحاشہ استعمال کر رہے ہیں جس سے دواؤں کی تاثیر ختم ہو رہی ہے رپورٹ کے مطابق اس وقت ہمارے پاس جو ادویہ ہیں وہ کئی امراض کے جراثیم اور بیکٹیریا کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے اور اس کی وجہ سے ہر سال سات لاکھ افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں جن میں 2 لاکھ 30 ہزار ٹی بی کے ایسے مریض ہیں جن پر تمام دوائیں ناکارہ ہو چکی ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی نائب سیکریٹری جنرل امینہ محمد کہتی ہیں کہ یہ رپورٹ اے ایم آر کو روکنے اجنرل امینہ محمد کہتی ہیں کہ یہ رپورٹ اے ایم آر کو روکنے اور صحت میں ترقی کے ایک سو سالہ تحفظ پر گہرائی میں روشنی ڈالتی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے دواؤں کے خلاف جراثیم کی مزاحمت اور ارتقا کو پوری دنیا کے لیے ایک بڑا خطرہ قرار دیا ہے۔

تہذیب اور کلچر

کلچر سے مراد رسم و رواج، ادب آداب، لباس، غذا، رہائش اور بولی جانے والی زبان ہوتی ہے جو اس ماحول میں پیدا ہوتا ہے کلچر کی یہ روایات اس کی ذات کا ایک حصہ ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ کلچر وقت ماحول اور ضرورت کے تحت بدلتا رہتا ہے مگر یہ لوگوں کے دل اور دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ موجودہ زمانے میں تہذیب اور کلچر کے بارے میں عالموں نے تحقیق کی ہے اس کے نتیجے میں وہ دونوں کے درمیان فرق قائم کرتے ہیں۔ تہذیب اپنی وسعت میں کلچر کے کئی پہلوؤں کو سمو لیتی ہے جبکہ کلچر اپنی انفرادیت کو قائم رکھتا ہے۔ اس موضوع پر ٹیلر سنٹر نے قدیم کلچر کے عنوان سے کتاب میں پہلی مرتبہ کلچر کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ اس کے مطابق کلچر کو معاشرے کے افراد اپناتے ہیں اور اس کی روایات کے تحت اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ روایات ان کی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہوتی ہے اور وہ ان کی پیروی کرتے ہوئے کلچر کے ذریعے معاشرے میں اتحاد کو قائم رکھتے ہیں۔ دوسرا سکالر جس نے ثقافت کے موضوع پر مزید تحقیق کی وہ لوئس ہنری مورگن ہیں۔ انہوں نے امریکا کے مقامی باشندوں کا مطالعہ کیا۔ ان رسم و رواج، عادات، روز مرہ کی زندگی دیکھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ کلچر کئی مراحل سے گزرتا ہے۔ اس کے پہلے مرحلے کو وہ Savage معاشرہ کہتے ہیں۔ اس مرحلے پر معاشرے کے افراد میں جنسی تعلقات کی کوئی پابندی نہیں ہوتی ہے۔

کلچر سے مراد رسم و رواج، ادب آداب، لباس، غذا، رہائش اور بولی جانے والی زبان ہوتی ہے جو اس ماحول میں پیدا ہوتا ہے کلچر کی یہ روایات اس کی ذات کا ایک حصہ ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ کلچر وقت ماحول اور ضرورت کے تحت بدلتا رہتا ہے مگر یہ لوگوں کے دل اور دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ موجودہ زمانے میں تہذیب اور کلچر کے بارے میں عالموں نے تحقیق کی ہے اس کے نتیجے میں وہ دونوں کے درمیان فرق قائم کرتے ہیں۔ تہذیب اپنی وسعت میں کلچر کے کئی پہلوؤں کو سمو لیتی ہے جبکہ کلچر اپنی انفرادیت کو قائم رکھتا ہے۔ اس موضوع پر ٹیلر سنٹر نے قدیم کلچر کے عنوان سے کتاب میں پہلی مرتبہ کلچر کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ اس کے مطابق کلچر کو معاشرے کے افراد اپناتے ہیں اور اس کی روایات کے تحت اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ روایات ان کی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہوتی ہے اور وہ ان کی پیروی کرتے ہوئے کلچر کے ذریعے معاشرے میں اتحاد کو قائم رکھتے ہیں۔ دوسرا سکالر جس نے ثقافت کے موضوع پر مزید تحقیق کی وہ لوئس ہنری مورگن ہیں۔ انہوں نے امریکا کے مقامی باشندوں کا مطالعہ کیا۔ ان رسم و رواج، عادات، روز مرہ کی زندگی دیکھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ کلچر کئی مراحل سے گزرتا ہے۔ اس کے پہلے مرحلے کو وہ Savage معاشرہ کہتے ہیں۔ اس مرحلے پر معاشرے کے افراد میں جنسی تعلقات کی کوئی پابندی نہیں ہوتی ہے اور وہ ہر طرح سے خود کو آزاد سمجھتے ہیں۔ دوسرے مرحلے کو وہ باربیرزم کہتا ہے۔ اس عہد میں لوگ کئی عورتوں سے جنسی تعلقات رکھتے ہیں۔ تیسرے مرحلے کو وہ تہذیب کا عہد کہتا ہے۔ اس میں ایک عورت سے شادی کی جاتی ہے اور جنسی تعلقات پر پابندی عائد ہو جاتی ہے۔ اینگلز نے اپنی کتاب ریاست، نجی جائیداد اور خاندان پر لکھتے وقت مورگن سے بہت کچھ لیا ہے۔ ٹیلر اور مورگن دونوں ابتدائی دور کے کلچر کو مادری نظام کے تحت سمجھتے تھے۔ جس میں ماں کی جانب سے خاندان کا سلسلہ چلتا تھا۔ یہ دونوں سکالرز کلچر کی ترقی کو اور اس کے ارتقائی عمل کو ایک جیسا سمجھتے تھے۔ یعنی تمام کلچر ان تین ہی مراحل سے گزر کر تہذیب بنتے ہیں۔ اگر اس کے قانون کو سمجھ لیا جائے تو یہ آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے کہ اگر آج کوئی معاشرہ کلچر کے پہلے مرحلے میں ہے تو وہ وقت کے ساتھ دوسرے مرحلے میں داخل ہو کر پھر تیسرے مرحلے میں داخل ہو کر تہذیب کی شکل اختیار کرے گا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جدید تہذیبیں بھی ان مراحل سے گزر کر یہاں تک پہنچی ہیں۔ اس سٹیج تھیوری کے برعکس ایک جرمن ماہر بشریات کورو ڈو بورس (1991) نے اسکیموز میں جا کر ان کے کلچر کا مطالعہ کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہر کلچر کا ارتقاء یکساں طور پر مرحلہ وار نہیں ہوتا ہے، بلکہ ہر ایک کا ارتقائی عمل جدا ہوتا ہے۔ اس نے کلچر کے مطالعے کے لیے یہ بھی ضروری قرار دیا کہ علم بشریات کے عالم اس کو اسی وقت پوری طرح سے سمجھ سکتے ہیں جب وہ قبائل برادریوں اور مختلف کلچر کے ماننے والوں کے درمیان جا کر رہیں۔ ان کی زبان سیکھیں۔ ان کے رسم و رواج کو اختیار کریں اور ان کی ذہنیت کو پوری طرح سے سمجھیں۔ سکالرز اس نتیجے پر بھی پہنچے کہ کلچر کی روایات بڑی گہری اور مضبوط ہوتی ہیں جس کی وجہ سے کلچر کے پیروکاروں میں اس کی مناسب سے شناخت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا کلچر ان کی ذات کا ایک حصہ بن جاتا ہے اور اس سے ان کا نفسیاتی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے جب یورپی اقوام نے ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کو فتح کیا اور اسپین نے جنوبی امریکا میں اپنا اقتدار قائم کیا تو ان کی پہلی کوشش یہ تھی کہ مقامی کلچر کو ختم کر کے لوگوں کی شناخت کو مٹا دیا جائے۔ اس کی مثال قدیم چائنہ میں چن خاندان کی حکومت کی ہے جس نے سب سے پہلے چین کو متحد کیا تھا اور چھوٹی ریاستوں کو ختم کر دیا تھا۔ اس خاندان کے حکمران نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دوسری ریاستوں میں جو تاریخ کلچر اور فلسفے پر کتابیں ہیں ان کو جلا دیا جائے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کی وفاداری صرف چن خاندان سے رہے اور وہ اپنی پرانی شناخت اور کلچر کو بھی بھول جائیں۔ اسی نظریے کے تحت آسٹریلیا، کینیڈا اور امریکا میں یہ کوششیں ہوئیں کہ مقامی کلچر کو ختم کر دیا جائے، تاکہ لوگ مغربی کلچر میں ضم ہو جائیں اس مقصد کی تکمیل کے لیے ان ملکوں نے پہلا کام یہ کیا کہ مقامی باشندوں کے بچوں کو اغواء کر کے ان کو مغربی طرز کے اسکولوں میں تعلیم کے لیے رکھا اور کوشش کی کہ وہ نہ صرف اپنی زبانیں بھول جائیں بلکہ اپنی کلچر کی شناخت کو بھی فراموش کر دیں، لیکن یہ تجربہ ناکام رہا اور بچوں کی اکثریت اسکولوں سے فرار ہو کر واپس اپنے علاقوں میں چلی گئی۔ حال ہی میں کینیڈا کے ایک مشنری اسکول سے جسے کیتھولک فرقے کے لوگ چلاتے تھے اس کے زیر زمین حصے سے تقریباً ڈیڑھ سو بچوں کی لاشیں دریافت ہوئی ہیں جنہیں ※زبردستی مہذب' بنانے کے لیے ابتدائی دور کے مشنری یہاں لائے تھے۔ یہ تجربہ امریکا میں ہوا تھا مگر وہاں بھی ناکام رہا۔ جنوبی امریکا میں اسپین اور پرتگال کے حکمرانوں نے مقامی باشندوں کی زبانوں اور کلچر کی کوئی سرپرستی نہیں کی۔ اگرچہ انہوں نے ان کو عیسائی تو بنایا مگر ساتھ ہی ان کی کلچر روایات کو بھی باقی رہنے دیا۔ اس لیے ان کے حکمران طبقے میں خالص یورپین ہیں دوسرے طبقے میں دوغلی نسل کے لوگ ہیں اور تیسرے طبقے میں مقامی باشندے ہیں۔ یورپ کی سامراجی طاقتوں نے کلچر کی اہمیت کو محسوس کر لیا تھا۔ اس لیے جن ملکوں کو انہوں نے اپنی کالونیز بنایا وہاں آہستہ آہستہ باہمی کلچر کو کمزور کر کے یا مغربی کلچر کو ان پر مسلط کیا۔ مثلاً ہندوستان میں جب ابتدائی دور میں انگریز آئے تو انہوں نے ہندوستانی کلچر کو اختیار کر کے خود کو یہاں کے معاشرے میں ضم کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے ہندوستانی عورتوں سے شادیاں کیں اور ان کے طور طریق، عادات اور زبانوں کو اختیار کیا، لیکن جیسے جیسے ان کا اقتدار بڑھا انہوں نے ہندوستانی کلچر چھوڑ کر مغربی کلچر کو اختیار کیا، بلکہ اپنے اقتدار کے لیے یہ بھی ضروری سمجھا کہ ہندوستانی کلچر کو کمزور کیا جائے تاکہ اس سے لوگوں کی شناخت نہ رہے اور انہیں آسانی کے ساتھ انگریزی حکومت کو قبول کرنا پڑے۔ اس منصوبے کو انہوں نے تعلیمی اداروں کے ذریعے پیدا کیا۔ جہاں انگلستان کی تاریخ اور ادب کو پڑھایا جاتا تھا۔ انگریزی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دے کر لوگوں کو ان کی اپنی بولی جانے والی زبانوں سے کاٹ دیا۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ تعلیم یافتہ لوگ مغربی تہذیب کے قریب ہوتے چلے گئے۔ بنگال میں جو لوگ سرکاری دفتروں میں کام کرتے تھے۔ دفتری اوقات میں تو وہ مغربی لباس پہنتے تھے مگر گھر واپس آ کر وہ فوراً ہی لباس تبدیل کر کے اپنا روایتی لباس پہن لیتے تھے۔ مغربی کلچر کی یہ مخالفت آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی گئی اور ایک وقت وہ آیا کہ تعلیم یافتہ اور شہری لوگ تو مغربی کلچر میں ڈھل گئے مگر گاؤں دیہات کے لوگ پرانے کلچر سے وابستہ رہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں قوم کی تشکیل نہ ہو سکی۔ موجودہ دور میں جسے عالمگیریت کیا جاتا ہے۔ یہ ایک لحاظ سے امریکی اور مغربی کلچر ہے جو دنیا کے دوسری کلچروں کو ختم کر کے ان کو گلوبل بنا رہا ہے۔ جب تک مقامی کلچر محفوظ رہے تھے اس کی وجہ سے دنیا میں رنگینی اور دلکشی تھی اگر ایک ہی کلچر کا غلبہ ہو جائے تو زندگی میں یکسانیت آ جاتی ہے۔

جوش وجذبے سے متاثر!

لندن کی اس عمارت پر، جہاں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا سے آنے والی سینکڑوں نینیاں (یعنی آیائیں، دائیاں یا گھریلو خادمائیں) رہتی تھیں، یادگاری نیلی تختی نصب کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ ان آیاؤں کو برطانوی خاندان انگریز راج کے دوران ایشیا سے اپنے ہمراہ برطانیہ لائے تھے مگر بعد ازاں انھیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا۔ بلیو پلاک یعنی نیلی تختی والی سکیم برطانیہ کی 'انگلش ہیریٹیج چیریٹی' کے ذریعے چلائی جاتی ہے اور لندن بھر میں مخصوص عمارتوں کی تاریخی اہمیت کے احترام میں اسے عمارتوں پر نصب کیا جاتا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں نیلی یادگاری تختی ان عمارتوں پر لگائی جاتی ہے جن کی کوئی تاریخی اہمیت ہو۔ نیلے رنگ کی دائرہ نما تختیاں عمارتوں کے داخلی راستوں کے قریب بیرونی دیواروں پر لگائی جاتی ہیں جو ماضی کی اہم شخصیات اور ان عمارتوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ آیائیں کون تھیں؟ مشرقی لندن کے ہیکنی میں 26 کنگ ایڈورڈز روڈ پر واقع آیاؤں کے گھر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہاں سینکڑوں آیاؤں اور دائیوں (ہندوستانی اور چینی نژاد) کو رکھا گیا تھا جنھیں برطانوی منتظمین اور تمام برطانوی سلطنت کے کاروباری افراد اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے لائے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر خواتین ہندوستان، چین، ہانگ کانگ، برٹش سیلون (اب سری لنکا)، برما (میانمار)، ملائیشیا اور جاوا جیسے ممالک سے آئی تھیں۔ تاریخ داں ڈاکٹر روزینہ وسرام 'ایشینز ان دی برٹین: 400 ایئرز آف ہسٹری※ کی مصنفہ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'آیا اور اماں یا دائیاں بنیادی طور پر گھریلو ملازم تھے اور نوآبادیاتی ہندوستان میں برطانوی خاندانوں کی ریڑھ کی ہڈی تھے۔ انھوں نے بچوں کی دیکھ بھال کی، ان کو تفریح فراہم کی، انھیں کہانیاں سنا سنا کر سلانے کا کام کیا۔ انھوں نے میم صاحب کے لیے کچھ چھوٹے موٹے کام بھی انجام دیے اور ان میں سے بہت سے خاندان اپنی آیاؤں کو ان ممالک سے طویل مشکل سمندری سفر کے ساتھ برطانیہ لے آئے۔

لندن کی اس عمارت پر، جہاں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا سے آنے والی سینکڑوں نینیاں (یعنی آیائیں، دائیاں یا گھریلو خادمائیں) رہتی تھیں، یادگاری نیلی تختی نصب کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ ان آیاؤں کو برطانوی خاندان انگریز راج کے دوران ایشیا سے اپنے ہمراہ برطانیہ لائے تھے مگر بعد ازاں انھیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا۔ بلیو پلاک یعنی نیلی تختی والی سکیم برطانیہ کی 'انگلش ہیریٹیج چیریٹی' کے ذریعے چلائی جاتی ہے اور لندن بھر میں مخصوص عمارتوں کی تاریخی اہمیت کے احترام میں اسے عمارتوں پر نصب کیا جاتا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں نیلی یادگاری تختی ان عمارتوں پر لگائی جاتی ہے جن کی کوئی تاریخی اہمیت ہو۔ نیلے رنگ کی دائرہ نما تختیاں عمارتوں کے داخلی راستوں کے قریب بیرونی دیواروں پر لگائی جاتی ہیں جو ماضی کی اہم شخصیات اور ان عمارتوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ آیائیں کون تھیں؟ مشرقی لندن کے ہیکنی میں 26 کنگ ایڈورڈز روڈ پر واقع آیاؤں کے گھر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہاں سینکڑوں آیاؤں اور دائیوں (ہندوستانی اور چینی نژاد) کو رکھا گیا تھا جنھیں برطانوی منتظمین اور تمام برطانوی سلطنت کے کاروباری افراد اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے لائے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر خواتین ہندوستان، چین، ہانگ کانگ، برٹش سیلون (اب سری لنکا)، برما (میانمار)، ملائیشیا اور جاوا جیسے ممالک سے آئی تھیں۔ تاریخ داں ڈاکٹر روزینہ وسرام 'ایشینز ان دی برٹین: 400 ایئرز آف ہسٹری※ کی مصنفہ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'آیا اور اماں یا دائیاں بنیادی طور پر گھریلو ملازم تھے اور نوآبادیاتی ہندوستان میں برطانوی خاندانوں کی ریڑھ کی ہڈی تھے۔ انھوں نے بچوں کی دیکھ بھال کی، ان کو تفریح فراہم کی، انھیں کہانیاں سنا سنا کر سلانے کا کام کیا۔ انھوں نے میم صاحب کے لیے کچھ چھوٹے موٹے کام بھی انجام دیے اور ان میں سے بہت سے خاندان اپنی آیاؤں کو ان ممالک سے طویل مشکل سمندری سفر کے ساتھ برطانیہ لے آئے تاکہ وہ ان کے بچوں کی دیکھ بھال کر سکیں۔ ان نینیوں کو عام طور پر خاندان کے خرچ پر گھر واپسی کا ٹکٹ فراہم کیا جاتا تھا.※ لٹریچر اینڈ مائیگریشن کی لیکچرر ڈاکٹر فلورین سٹیڈلر نے بی بی سی کو بتایا کہ ایک بار جب یہ خواتین برطانیہ پہنچ گئیں تو ان میں سے اکثر کو ان کے برطانوی آجروں نے کسی تنخواہ اور گزر بسر کے انتظام کے بغیر نوکری سے نکال دیا اور بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ انھوں نے کہا کہ 'اس کی وجہ سے آیاؤں کو خود اپنی کفالت کے لیے مجبور ہونا پڑا اور بہت سی پھنسی ہوئی آیاؤں نے مقامی اخبارات میں انڈیا جانے والی کسی فیملی کے ساتھ ہندوستان واپس جانے کے ٹکٹ کا اشتہار دیا اور اس دوران وہ اپنے انتظار کے ایام زیادہ کرائے والی گندی اور ناقص رہائش گاہوں پر گزارنے لگیں۔ 'جب ان کے پیسے ختم ہو گئے تو ان عورتوں کو کرائے کے گھروں سے نکال باہر کیا گیا۔ یہاں تک کہ بہت سے لوگوں کو اپنے گھر واپس ہندوستان کے سفر کے لیے بھیک مانگنے پر مجبور ہونا پڑا.※ سنہ 1850 کی دہائی تک جیسے جیسے سفر معمول کی بات ہوتی گئی برطانیہ میں لائی جانے والی آیاؤں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال 100 سے 140 کے درمیان آیائیں برطانیہ کا سفر کرتی تھیں۔ اوپن یونیورسٹی کے 'میکنگ برٹین※ تحقیقی منصوبے کے مطابق ان بے یار و مددگار آیاؤں کو رکھنے کے لیے الزبتھ راجرز نامی خاتون نے سنہ 1825 میں لندن کے آلڈگیٹ میں ایک قیام گاہ تیار کیا تھا۔ راجرز کی موت کے بعد اس رہائش گاہ کو کسی کرسچن ہینسن اور ان کی اہلیہ نے اپنے قبضے میں لے لیا جنھوں نے خاص طور پر اس جگہ کی تشہیر سفر پر آنے والی آیاؤں کی قیام گاہ کے طور پر کی۔ اس جوڑے نے گھر کو ملازمت فراہم کرنے والی کسی کمپنی کی طرح چلایا، اور جس کسی کو آیا کی ضرورت ہوتی وہ وہاں آ کر اپنی فرمائش رکھتے۔ سنہ 1900 میں، لاجنگ ہاؤس کو لندن سٹی مشن (ایل سی ایم) نے اپنے قبضے میں لے لیا جس نے آیا کے گھر کو پہلے 26 کنگ ایڈورڈز روڈ اور پھر 1921 میں 4 کنگ ایڈورڈز روڈ پر منتقل کیا۔ ڈاکٹر روزینہ وسرام نے تین دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ قبل آیاؤں پر تحقیق شروع کی تھی اور انھوں نے ہمیں بتایا کہ 'ہر سال تقریباً 200 آیائیں اس آیا منزل میں رہتی تھیں۔ ان میں سے بعض خواتین چند دن اور بعض مہینوں تک رہتیں۔ یہ آیائیں خود اپنی رہائش کا خرچہ نہیں دیتی تھیں۔ آیا گھر یا آیا منزل کا خرچ آیاؤں یا اماؤں کے واپسی کے ٹکٹ کے خرچ پر چلتا تھا۔ ٹکٹ وہ خاندان دیا کرتے تھے جو انھیں انڈیا سے لاتے تھے۔ پھر میٹرن ان ٹکٹ کو دوسرے خاندان کو بیچ دیتی جسے مشرق کی طرف سفر کے لیے کسی آیا کی خدمت کی ضرورت ہوتی۔ اس کے علاوہ آیا گھر کو مقامی چرچ کمیونٹیز سے بھی عطیات موصول ہوتے اور ان ذرائع سے حاصل ہونے والی رقم سے آیاؤں کو 'مفت کھانا اور رہائش ※ فراہم کی جاتی.※ آیا کا گھر کسی ہاسٹل یا پناہ گاہ کی طرح نہیں تھا۔ ڈاکٹر فلورین سٹیڈلر کے مطابق اس کا ایک بنیادی مقصد آیاؤں کو عیسائی مذہب قبول کرنے کی طرف راغب کرنا بھی تھا۔ انھوں نے کہا: 'جو میٹرن آیا گھر چلاتے تھے انھیں ہندوستان میں مشن کے کام کا تجربہ تھا، اور وہ روانی سے ہندوستانی زبانیں بولتے تھے اور آیاؤں کو حمد یہ کلام سکھایا جاتا تھا اور جب ممکن ہو چرچ لے جایا جاتا تھا۔ آیا ہوم میں ایک اختیاری روزانہ سروس بھی تھی اور یہاں تک کہ بیڈروم میں بھی مذہب کے متعلق باتیں ہوتی تھیں۔ 'تاہم، ہم نہیں جانتے کہ کتنی آیاؤں مسیحی مذہب قبول کیا کیونکہ اس کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کے پاس اس بات کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی ریکارڈ موجود ہے کہ ان آیاؤں کو واقعی انگلستان میں عیسائیت اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا تھا.※ آیا کے گھر کو نیلی تختی کیسے ملی؟ 20ویں صدی کے وسط میں برطانوی سلطنت کے خاتمے کے ساتھ، آیاؤں اور اماؤں کی ضرورت کم ہوتی گئی، اور اسی طرح ان کی تعداد بھی کم ہوتی گئی۔ 4 کنگ ایڈورڈ روڈ پر واقع عمارت اب نجی رہائش گاہوں کا مسکن ہے۔ اگر 30 سالہ فرحانہ ماموجی نہ ہوتیں تو آیاؤں کی کہانی اور برطانوی سلطنت اور برطانوی تاریخ میں ان کی شراکت کو فراموش کر دیا جاتا۔ وہ گذشتہ چار سالوں سے ان نوآبادیاتی آیاؤں اور اماؤں کے بارے میں عالمی سطح پر بیداری پیدا کرنے کے کام میں تندہی کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ مز ماموجی آیاز ہوم پروجیکٹ کی بانی ہیں اور انھوں نے پہلی بار اگست سنہ 2018 میں اس گھر کے بارے میں سنا جب وہ بی بی سی کی ایک دستاویزی فلم 'اے پیسیج ٹو برٹین※ دیکھ رہی تھیں جس میں انھوں نے ہیکنی میں آیا کے گھر کا بہت مختصر طور پر ذکر سنا جو کہ مز ماموجی کی رہائش کے قریب ہی واقع تھا۔ اس سے ان کی آیا گھر میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ انھوں نے کچھ دنوں بعد اس جگہ کا دورہ کیا اور جب وہ عمارت پر پہنچیں تو انھوں نے یہ دیکھا کہ اس کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت کی نشاندہی کرنے والا کوئی نشان وہاں موجود نہیں تھا اور اس بات نے انھیں بہت متاثر کیا۔ مموجی نے ہمیں بتایا: 'مشرقی لندن میں رہنے والی ایک جنوبی ایشیائی خاتون کے طور پر میں نے خود کو آیاؤں اور ان کی ان کہی کہانیوں سے جڑا ہوا محسوس کیا۔ میں نے سوچا کہ گھر ایک ایسی چیز ہے جو بہت اہم ہوتی ہے اور یہاں کی مقامی کمیونٹی کے لیے واقعی کچھ معنی رکھتی ہے، کیونکہ اس کا میرے لیے کچھ مطلب ہے۔ 'حقیقت یہ ہے کہ وہاں یہ کہنے کے لیے بالکل بھی کچھ نہیں تھا کہ یہ دنیا بھر کی بہت سی ایشیائی خواتین کے لیے ایک انتہائی اہم جگہ تھی اور اس بات نے مجھے بے چین کر دیا اور مجھے واقعی محسوس ہوا کہ مجھے اس بارے میں کچھ کرنا چاہیے۔' آیاز ہوم کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم، مز ماموجی نے آیا کے گھر پراجیکٹ کا آغاز کیا اور اس اقدام کے ایک حصے کے طور پر، انھوں نے اپنے مقامی ایم پی کے ساتھ آیاز ہوم کے باہر ایک نیلی تختی لگانے کے لیے رابطہ کیا۔ اس ملاقات کے بعد انھوں نے نیلی تختی کے لیے درخواست دی جسے انگلش ہیریٹیج نے مختصر فہرست میں شامل کیا۔ اور اس دوران، مز ماموجی نے آیاؤں کے بارے میں اپنی تحقیقات جاری رکھیں، ان کی اولاد کا پتہ لگانے کی کوشش کی جو کہ ایک ناممکن کام ثابت ہوا کیونکہ ان میں سے بہت سے نام تاریخ سے مٹ چکے ہیں۔ انھوں نے ہمیں بتایا: 'ان میں سے بہت سے نام مٹا دیے گئے تھے یا انھیں سرے سے درج ہی نہیں کیا گیا تھا کیونکہ انھیں اتنا اہم نہیں شمار کیا گیا تھا۔' یہاں تک کہ میں نے بحریہ کے ریکارڈز تلاش کرنے میں بھی کامیابی حاصل کی جس میں ان خاندانوں کے نام تو تھے جنھوں نے برطانیہ سے آنے یا جانے کا سفر کیا لیکن ان کے ساتھ آیاؤں کا نام درج نہیں تھا۔ اس میں صرف یہ درج تھا کہ کسی مخصوص خاندان کی آیا بھی تھی۔' جب وہ انگلش ہیریٹیج کی جانب سے نیلی تختی لگائے جانے کے بارے میں حتمی فیصلہ سننے کا انتظار کر رہی تھیں اس دوران مارچ سنہ 2020 میں مز ماموجی نے ہیکنی میوزیم میں برطانوی سلطنت کے دوران آیاؤں کے کردار کی تلاش کے لیے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس تقریب کے ذریعے وہ لوگوں کو آیاؤں اور برطانوی تاریخ میں ان کے ادا کردہ اہم کردار کے بارے میں آگاہ کرنے میں کوئی امداد فراہم کر سکیں گی اور ان خواتین کو وہ پہچان دلائیں گی جس کی وہ واقعی مستحق ہیں۔ ماموجی کے جوش وجذبے سے متاثر ہو کر ہیکنی میوزیم کے عملے نے بھی آیاؤں کی تاریخ پر اپنی تحقیق شروع کی تاکہ میوزیم میں آیاؤں کے گھر کے بارے میں جو مواد موجود ہیں ان میں توسیع کی جائے۔ ہیکنی میوزیم کی منیجر نیتی آچاریہ نے ہمیں بتایا: 'میری تحقیق کے ذریعے میں نے وہاں رہنے والے لوگوں کے ذریعے آیاؤں کو سمجھنے کی کوشش پر توجہ مرکوز کی ہے۔ گھر میں رہنے والے لوگوں کی شناخت کرنے کے لیے، مجھے بہت سے ذرائع سے جانچ کرنی پڑی، بشمول 1878 سے 1960 تک برطانیہ میں آنے اور جانے والے لوگوں کی مسافر فہرستیں، مردم شماری کے رجسٹر، اور بہت سے محفوظ دستاویزات۔ 'تمام مختلف ذرائع نے کہانی کے چھوٹے چھوٹے حصوں کو یکجا کرنے میں مدد کی تاکہ مجموعی تصویر بنانے میں مدد مل سکے۔' لیکن مس اچاریہ کی تحقیق ان آیاؤں پر دستیاب محدود معلومات کی وجہ سے ایک مشکل کام ثابت ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ 'اس تحقیق کے ساتھ بہت سے چیلنجز منسلک ہیں،

اہتمام کیا۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس تقریب کے ذریعے وہ لوگوں کو آیاؤں اور برطانوی تاریخ میں ان کے ادا کردہ اہم کردار کے بارے میں آگاہ کرنے میں کوئی امداد فراہم کر سکیں گی اور ان خواتین کو وہ پہچان دلائیں گی جس کی وہ واقعی مستحق ہیں۔ ماموجی کے جوش وجذبے سے متاثر ہو کر ہیکنی میوزیم کے عملے نے بھی آیاؤں کی تاریخ پر اپنی تحقیق شروع کی تاکہ میوزیم میں آیاؤں کے گھر کے بارے میں جو مواد موجود ہیں ان میں توسیع کی جائے۔ ہیکنی میوزیم کی منیجر نیتی آچاریہ نے ہمیں بتایا: 'میری تحقیق کے ذریعے میں نے وہاں رہنے والے لوگوں کے ذریعے آیاؤں کو سمجھنے کی کوشش پر توجہ مرکوز کی ہے۔ گھر میں رہنے والے لوگوں کی شناخت کرنے کے لیے، مجھے بہت سے ذرائع سے جانچ کرنی پڑی، بشمول 1878 سے 1960 تک برطانیہ میں آنے اور جانے والے لوگوں کی مسافر فہرستیں، مردم شماری کے رجسٹر، اور بہت سے محفوظ دستاویزات۔ 'تمام مختلف ذرائع نے کہانی کے چھوٹے چھوٹے حصوں کو یکجا کرنے میں مدد کی تاکہ مجموعی تصویر بنانے میں مدد مل سکے۔' لیکن مس اچاریہ کی تحقیق ان آیاؤں پر دستیاب محدود معلومات کی وجہ سے ایک مشکل کام ثابت ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ 'اس تحقیق کے ساتھ بہت سے چیلنجز منسلک ہیں،

بھارت کی پالیسی ”بنیادی اصولوں کی پیروی اور مستقبل کی طرف مارچ“ کا امتزاج

ہمارے کسان پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کیلئے ٹکنالوجی کا فعال طور پر استعمال کر رہے ہے/ وزیر اعظم مودی

سرینگر/ 16 جون/ سی این آئی/ بھارت کی پالیسی ”بنیادی اصولوں کی پیروی اور مستقبل کی طرف مارچ“ کا امتزاج ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ وزیر زراعت کی ذمہ داریاں صرف معیشت کے ایک شعبے کو سنبھالنے تک محدود نہیں ہیں بلکہ انسانیت کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی طرف بھی بڑھ جاتی ہیں۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق G20 وزرائے زراعت کے اجلاس سے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے تمام معززین کا ہندوستان میں خیر مقدم کیا اور کہا کہ زراعت انسانی تہذیب کا مرکز ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر زراعت کی ذمہ داریاں صرف معیشت کے ایک شعبے کو سنبھالنے تک محدود نہیں ہیں بلکہ انسانیت کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی طرف بھی بڑھ جاتی ہیں۔ وزیر اعظم نے اس بات کا ذکر کیا کہ زراعت عالمی سطح پر 2.5 بلین سے زیادہ لوگوں کو روزی روٹی فراہم کرتی ہے گلوبل ساؤتھ کو درپیش چیلنجوں پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم نے وبائی امراض کے اثرات اور بگڑتے ہوئے جغرافیائی سیاسی تناؤ سے سپلائی

چین میں خلل واقع ہونے کا ذکر کیا۔ انہوں نے موسمیاتی تبدیلیوں کے معاملے پر بھی گفتگو کی جس کی وجہ سے موسم کے شدید واقعات زیادہ سے زیادہ ہوتے ہیں۔ زرعی شعبے میں ہندوستان کے تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر اعظم نے ہندوستان کی 'بنیادی اصولوں کی پیروی کی طرف واپسی' اور 'مستقبل کی طرف مارچ' کی پالیسی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ہندوستان قدرتی کاشتکاری کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی سے چلنے والی کاشتکاری کو فروغ دے رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ”پورے ہندوستان کے کسان اب قدرتی کھیتی کو اپنا رہے ہیں“۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ مصنوعی کھاد یا کیڑے مار ادویات کا استعمال نہیں کر رہے ہیں لیکن ان کی توجہ زمین کو جان دار بنانے، مٹی کی صحت کی حفاظت، 'فی قطرہ، زیادہ فصل' پیدا کرنے، اور نامیاتی کھادوں اور جراثیم کشی کے بندوبست سے متعلق تدابیر کو فروغ دینے پر ہے۔ وزیر اعظم نے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا کہ، اس کے ساتھ ہی ہمارے کسان پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ٹکنالوجی کا فعال طور پر استعمال کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے کھیتوں میں شمسی توانائی پیدا کرنے اور استعمال کرنے، فصلوں کے انتخاب کو بہتر بنانے کے لیے سوائل ہیلتھ کارڈ کے استعمال، اور غذائیت سے بھرپور مادوں کے چھڑکاؤ اور ان کی فصلوں کی نگرانی کے لیے ڈرون کے استعمال کی مثال دی۔ مودی نے اس یقین کا اظہار کیا کہ یہ 'امتزاجی طریقہ کار' زراعت کے کئی مسائل کو حل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

دن بھر شدید نوعیت کی گرمی کے بیچ

کچھ مقامات پر ہلکی بارشوں کے بعد شبانہ درجہ حرارت میں کمی درج کی گئی

آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران ٹنل کے آر پار ہلکی بارشوں کی پیشگوئی

سرینگر/ 16 جون/ سی این آئی/ بعد دوپہر اور شام کے اوقات موسم صورتحال میں تبدیلی آنے کا رجحان برقرار ہے جس کے بیچ محکمہ موسمیات نے اگلے 24 گھنٹوں تک ہلکی بارشوں کی پیشگوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق کچھ ایک مقامات پر ہلکی بارشوں کے بعد رات کے درجہ حرارت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق ٹنل کے آر پار خشک موسمی صورتحال کے چلتے محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں میں ہلکی بارشوں کی پیشگوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق کچھ ایک مقامات پر ہلکی بارش کی پیش گوئی کے درمیام جموں اور کشمیر میں زیادہ تر مقامات پر رات کے درجہ حرارت میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ سرینگر کو بتایا کہ گزشتہ رات 3.17 ڈگری کے مقابلے میں کم سے کم 6.15 ڈگری سیلشس ریکارڈ کیا گیا۔ قاضی گنڈ میں گزشتہ رات 0.16 ڈگری کے مقابلے میں 0.14 ڈگری کا کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام میں گزشتہ رات 1.10 ڈگری سیلشس کے مقابلے میں 8.7 ڈگری سیلشس کا کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کپواڑہ قصبے میں پارہ گزشتہ رات 7.14 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں 4.11 ڈگری سینٹی گریڈ پر طے ہوا احکام نے بتایا کہ کوکرناگ میں گزشتہ رات 3.14 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں کم سے کم 4.13 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جبکہ اسی طرح سے گلمرگ میں گزشتہ رات 5.9 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں 6.7 ڈگری سینٹی گریڈ کم سے کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جموں میں گزشتہ رات 7.21 ڈگری سیلشس کے مقابلے میں 5.24 ڈگری کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے جموں وکشمیر میں 17 جون تک ہلکی بارش کی پیش گوئی کی ہے۔

برن ناڈ کے لوگ بنیادی سہولیات سے محرام

متعلقہ محکمہ جات خاموش تماشائی، لوگ پریشان

سرینگر/ 16 جون/ سی این آئی// جنوبی ضلع اننت ناگ کالیسو برن ناڈ گاوں موجودہ دور میں بھی بجلی اور سڑک جیسی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ کرنٹ نیوز آف انڈیا کے نمائندے امان ملک کے مطابق ضلع اننت ناگ میں موجود برن ناڈ گاوں دور جدید میں میں بنیادی سہولیات سے محروم ہیں جس کی وجہ سے مقامی آبادی کو طرح طرح کے مشکلات کا سامانا کرنا پڑتا ہیں۔ علاقے کے لوگوں نے سی این ائی کو بتایا کہ علاقے میں خستہ حال سڑکیں بجلی کی عدم دستیاب اور پانی کی ناپیدگی سے لوگ سخت پریشان ہو گئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کو کافی ساری دشواریوں کا سامنا ہیں انہوں نے مزید بتایا کہ لیسو برن ناڈ روڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان کے مریضوں کو چار پائی پر اٹھا کر سڑک پر پہنچانا پڑتا ہیں جہاں سے گاڑیوں کے ذریعے انہیں ہسپتال پہنچایا جاتا ہے۔ لوگوں کے مطابق اگرچہ انہوں نے کئی بار متعلقہ محکمہ کو آگاہ کیا تاہم کوئی دادرسی نہیں ہوئی۔ اسی بستی کو گزشتہ کئی سالوں سے بجلی سپلائی فراہم نہیں کی گئی ہیں. علاقے کے لوگوں نے محکمہ پی ڈی ڈی پر بھی سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے علاقے میں بجلی کے کھمبے اور ان پر ترسیلی لائنے جو کہ گزشتہ کئی سال سے سڑک کے دلدلے کے اندر سے بوسیدہ ہو چکی ہے۔ جس کے باعث بستی گزشتہ دو سالوں سے گھپ اندھیرے میں ہیں اور متعلقہ محکمہ کو بار بار آگاہ کرنے پر بھی اس کی طرف کوئی توجہ مرکوز نہیں کرتا ہے جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں میں تشویش کی لہر ہے۔

'وِتستا کلچرل فیسٹول' کے پیشگی تقاریب کی شروعات

ویری ناگ، سری نگر، مانسبل اور وٹلب میں رنگارنگ ثقافتی پرگراموں کا اِنعقاد

سری نگر/ وادی کے متعدد مقامات پر آج شروع ہونے والے 'وِتستا کلچرل فیسٹول' کے پیشگی تقاریب نے دھوم مچا دی ہے۔ اِس ضمن میں مختلف مقامات پر رنگارنگ ثقافتی پروگراموں کا اِنعقاد کیا گیا جن میں لوگوں کی بھاری تعداد شامل ہوئی۔ جنوبی کشمیر کے ویری ناگ میں ایک کلیدی تقریب کا اِنعقاد کیا گیا جس میں عام لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی جبکہ اس موقعہ پر معززین اور اعلیٰ افسران نے بھی اپنی موجودگی سے ثقافتی تقریب کو رونق بخشی۔ ان شخصیات میں ویری ناگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے افسران، ویری ناگ کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کمشنر، میونسپل کمیٹی کے صدر اور کئی دیگر قابل ذکر شخصیات شامل تھیں۔ اس کے علاوہ، شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع میں وٹلب گھاٹ اور گاندربل ضلع میں واقع ایک خوبصورت مقام مانسبل اور سرینگر کی شیرِ کشمیر پارک میں بھی رنگارنگ تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ ان غیر معمولی تقریبات میں شرکاء نے خوبصورت لوک گیتوں اور رقص اور دل موہ لینے والے مقامی ڈراموں کی پرفارمنس کو والہانہ طور سراہا۔ فنکاروں نے بانڈہ پاتھر، گجری، دھمالی، بچہ نغمہ، روف جیسے روایتی فنون کا مظاہرہ کرکے لوگوں کو دل موہ لیا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ وِتستا کلچرل پروگرام کا تیسرا اور آخری ایڈیشن 23 سے 25 رجون تک ڈل جھیل کے کنارے پر واقع شیر کشمیر انٹرنیشنل کانفرنس سینٹر میں منعقد ہوگا۔ توقع ہے کہ یہ سرینگر میں منعقد ہونے والا ایک ناقابل فراموش تقریب ثابت ہوگی۔ دریائے جہلم کے قدیم ویدک نام سے منسوب اس تہوار کا مقصد آزادی کا امرت مہا اُتسو کے تحت وزیر اعظم نریندر مودی کے ”ایک بھارت شریشٹھ بھارت“ کے ویژن کو تقویت پہنچانا ہے۔ اس عظیم میلے کا اہتمام مرکزی وزارت ثقافت کے ذریعے نارتھ زون کلچرل مرکز پٹیالہ سے کیا جا رہا ہے۔ میلے کے پہلے دو حصے چنئی (تامل ناڈو) اور پونے (مہاراشٹرا) میں منعقد کئے گئے تھے۔ آج سے شروع ہوئیں پیشگی تقریبات کا یہ سلسلہ وادی بھر میں متعدد تاریخی مقامات پر منعقد ہو رہا ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ سرینگر کے امر سنگھ کالج، زنانہ کالج نوا کدل، شیر کشمیر پارک، اور بڈگام گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں کل یعنی سنیچر کو تقریبات کا اہتمام ہوگا۔ اس طرح کے پروگرام 21 رجون تک سرینگر اور دیگر کئی اضلاع میں تقریباً دو درجن مقامات پر جاری رہیں گے۔ ان پروگراموں کے انعقاد کا مقصد کشمیری ثقافت کے متنوع فن کی نمائندگی کرنے والے فنکاروں کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ثقافتی پروگرام ان فنکاروں کی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے اور ان کو فروغ دینے میں مدد کریں گے۔

لائن آف کنٹرول کے قریب جمہ گنڈ کپواڑہ سیکٹر میں مسلح تصادم آرائی

پانچ غیر ملکی ملی ٹنٹ ازجاں، جنگلات میں تلاشی آپریشن جاری/ اے ڈی جی پی وجے کمار

سرینگر/ 16 جون/ سی این آئی/ مژھل سیکٹر کے بعد لائن آف کنٹرول پر کپواڑہ کے جمہ گنڈ علاقے میں فوج و پولیس اور مسلح ملی ٹنٹوں کے مابین تصادم آرائی میں پانچ غیر ملکی جنگجو جاں بحق ہو گئے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کشمیر زون وجے کمار نے جھڑپ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ جھڑپ کے دوران پانچ ملی ٹنٹ مارے گئے جبکہ جنگلات میں تلاشی آپریشن جاری ہے۔ سی این آئی کو اس ضمن میں ملی تفصیلات کے مطابق لائن آف کنٹرول پر کپواڑہ کے جمہ گنڈ علاقے میں فوج و فورسز اور ملی ٹنٹوں کے مابین مسلح تصادم آرائی ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگلات میں عسکریت پسندوں کی موجودگی کی اطلاع ملنے کے بعد فوج اور جموں کشمیر پولیس کے خصوصی ٹیم نے جنگلات کو محاصرے میں لیا اور وہاں تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جونہی جنگلات میں تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا تو وہاں موجود ملی ٹنٹوں نے سیکورٹی فورسز پر فائرنگ کی جس کے ساتھ ہی علاقے میں دو بدو جھڑپ شروع ہوئی۔ ذرائع کے مطابق جنگلات میں کچھ وقت تک گولیوں کا تبادلہ جاری رہا جس کے نتیجے میں آس پاس کے علاقہ لرز اٹھے جبکہ فائرنگ کے ساتھ ہی سیکورٹی فورسز کی مزید کمک علاقے میں روانہ کی گئی جنہوں نے پورے علاقے کو محاصرے میں لیا اور جنگجوؤں کے فرار ہونے کے تمام راستے سیل کر دئے۔ دفاعی ذرائع کے مطابق جنگلات میں کچھ وقت تک گولیوں کے تبادلے کے بعد جونہی خاموشی چھا گئی تو جھڑپ کے مقام سے پانچ عدم شناخت ملی ٹنٹوں کی نعشیں برآمد کر لی گئی۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کشمیر زون وجے کمار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ جمہ گنڈ جنگلات میں پانچ ملی ٹنٹ مارے گئے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مہلوک ملی ٹنٹ غیر مقامی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پورے جنگلات میں وسیع تلاشی آپریشن بڑے پیمانے پر جاری ہے۔

عازمین کا استقبال اور غلاف کعبہ پر بریفنگ

کے لیے کسوہ فیکٹری میں نیا روبوٹ متعارف

سرینگر/ 16 جون/ سی این آئی// حرمین شریفین کے امور کے ادارہ نے اپنے اکاؤنٹ سے ایک روبوٹ کی ویڈیو شائع کی ہے جو کنگ عبدالعزیز کمپلیکس میں غلاف کعبہ کی تیاری دیکھنے کے لیے آنے والے افراد کا استقبال کرتا ہے۔ سی این آئی کے مطابق المسجد الحرام اور المسجد النبوی کے امور کے ادارہ کے سربراہ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس کی جانب سے سروس میں جدید ٹیکنالوجی کو فعال کرنے کے اعلان کے بعد سے حرمین شریفین میں مختلف مقامات پر روبوٹ کی آمد معمول بن گیا ہے۔ حرمین شریفین کے امور کے ادارہ نے اب اپنے اکاؤنٹ سے ایک روبوٹ کی ویڈیو شائع کی ہے جو کنگ عبدالعزیز کمپلیکس میں غلاف کعبہ کی تیاری دیکھنے کے لیے آنے والے افراد کا استقبال کرتا ہے اور پھر غلاف کعبہ اور اس کی تیاری سے متعلق مکمل بریفنگ دیتا ہے۔ کنگ عبدالعزیز کمپلیکس میں غلافِ کعبہ کی تیاری کے امور کے عمومی صدر کے اسسٹنٹ انجینئر سلطان بن عاطی القرشی نے ”العربیہ“ کو بتایا کہ جدید ترین تکنیکی ذرائع اور بہترین مواد کو بروئے کار لا کر اور خانہ کعبہ کی عظیم حیثیت کی وجہ سے غلاف کی تیاری اور بُنائی کے لیے خصوصی اوزار تیار کیے جاتے ہیں۔ کعبہ کا غلاف جسے کسوہ بھی کہا جاتا ہے کو تیار کرنے کی اس فیکٹری میں روبوٹ کی آمد زیادہ سے زیادہ سمارٹ ٹیکنالوجی کے سفر کا آغاز ہے۔ یہ روبوٹ حجاج کرام کو ”کسوہ“ کی تیاری کے کنگ عبدالعزیز کمپاؤنڈ کے مختلف حصوں کے متعلق وضاحت فراہم کرتا ہے۔ ان حصوں میں خانہ کعبہ کا کچھ سامان موجود ہے۔ بعض حصوں میں غلاف کعبہ کے پرانے ٹکڑے اور دیگر اجزا رکھے گئے ہیں۔ 2021 میں سعودی عرب نے مصنوعی ذہانت پر مبنی ایک مربوط نظام متعارف کرانا شروع کیا اور بیت اللہ شریف کے زائرین اور حج یا عمرہ کے لیے آنے والوں کو فراہم کی جانے والی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجیز، اختراعات اور ڈیٹا کی دولت میں سرمایہ کاری کی۔ مصنوعی ذہانت سے لیس روبوٹس کو لانا شروع کیا گیا۔ یہ روبوٹس المسجد الحرام میں عازمین حج کا استقبال کر رہے ہیں۔ آب زم زم تقسیم کرتے دکھائی دیتے ہیں اور بعض روبوٹ مقدس ترین مسجد میں جراثیم کشی پر مبنی صفائی کے کاموں میں مصروف ہیں۔ حج سیزن کے دوران بھی روبوٹس کام کر رہے ہیں۔ المسجد الحرام میں ایک قسم کا روبوٹ وہ ہے جو زمزم کے پانی کے 30 پیکٹ ایک چکر میں اور 10 منٹ سے بھی کم وقت میں تقسیم کرتا ہے۔ ایک روبوٹ مسلسل 8 گھنٹے کام کرتا ہے۔ اس روبوٹ کے کئی فائدے ہیں۔ یہ روبوٹ 20 سیکنڈ تک کھڑا رہتا ہے تا کہ بیت اللہ شریف کی مسجد میں آنے والا آرام سے پانی لے سکے۔ یہ روبوٹ لوگوں سے بھی نہیں ٹکراتا۔ اس روبوٹ کی حرکت رکاوٹ بھی نہیں بنتی۔ ایک روبوٹ سٹرلائزیشن روبوٹ ہے یہ پہلے سے طے شدہ نقشے اور 6 لیولز پر پروگرام کیے گئے خودکار کنٹرول سسٹم کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس روبوٹ میں بیٹری چارجنگ کی خصوصیت ہے۔ یہ انسانی مداخلت کے بغیر 5 سے 8 گھنٹے تک کام کرتا ہے۔ گزشتہ برس 2022 کے حج سیزن میں ایک روبوٹ متعارف کرایا گیا تھا جو طواف وداع کے دوران المسجد الحرام کے اندر حجاج کرام کو قرآن کریم کے نسخے تقسیم کر رہا تھا۔ حرمین شریفین میں ایک روبوٹ وہ بھی تھا جو آنے والوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ گائیڈ روبوٹ حجاج کرام کو ان کے قانونی سوالوں کا فوری جواب دیتا ہے اور مختلف دینی معاملات میں رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ مختلف زبانیں بولنے والے زائرین کی بڑی تعداد تک سروس پہنچانے کے لیے اس روبوٹ کو 11 زبانوں کی مدد سے ممتاز حیثیت دے دی گئی ہے۔ یہ روبوٹ عربی، انگریزی، فرانسیسی، روسی، فارسی، ترکی، مالے، اردو، چینی، بنگالی اور ہاؤسا زبان پر عبور رکھتا ہے۔

منی پور تشدد پر کانگریس کی مودی سرکار پر تنقید

بی جے پی کی نفرت کی سیاست نے منی پور کو جلا کر رکھ دیا: راہل گاندھی

نئی دہلی/ 16 جون/ سی این آئی// راہل گاندھی نے منی پور میں جاری تشدد کے حوالہ سے مرکز کی مودی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہ بی جے پی کی نفرت کی سیاست نے منی پور کو جلا کر رکھ دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے منی پور میں جاری تشدد کے حوالہ سے مرکز کی مودی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی نفرت کی سیاست نے منی پور کو جلا کر رکھ دیا ہے اور تشدد کے سلسلہ کو ختم کرنے کے لیے ایک آل پارٹی وفد کو وہاں بھیجا جانا چاہیے۔ راہل گاندھی نے ٹوئٹ کیا ”بی جے پی کی نفرت کی سیاست نے منی پور کو 40 دنوں سے آگ میں جھونک رکھا ہے اور اس میں 100 سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ وزیر اعظم نے ہندوستان کو ناکام بنا دیا ہے اور مکمل طور پر خاموش ہیں۔ تشدد کو ختم کرنے اور امن کی بحالی کے لیے ایک آل پارٹی وفد کو ریاست میں بھیجا جانا چاہیے۔ آیئے اس 'نفرت کے بازار' کو بند کریں اور منی پور کے ہر دل میں 'محبت کی دکان' کھولیں!“ وہیں، کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی شمال مشرقی ریاست کی صورتحال کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا ”منی پور کی صورتحال بہت تشویشناک ہے اور یہ دیکھ کر بہت مایوسی ہوتی ہے کہ مرکزی حکومت منی پور کے لوگوں کی حفاظت کو یقینی بنانے اور امن بحال کرنے کے لیے فوری اقدامات نہیں کر رہی ہے۔“ کانگریس لیڈروں کا یہ تبصرہ شمال مشرقی ریاست میں تازہ تشدد کی اطلاعات کے بعد آیا ہے، جو اس سال 3 مئی سے بھڑک رہا ہے۔ تشدد میں ریاست میں 100 سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر 349 سے زیادہ ریلیف کیمپوں میں رہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ امپھال مشرقی ضلع کے کھامین لوگ گاؤں میں منگل کی رات دیر گئے مشتبہ دہشت گردوں کے حملے میں کم از کم 11 افراد ہلاک اور 23 دیگر زخمی ہو گئے۔ حکام کا کہنا تھا کہ ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے کیونکہ کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

ہلاکت میں ملوث 5 جیش ملی ٹنٹ گرفتار، بھاری مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود ضبط

قتل کا معاملہ حل کرنے کے ساتھ ساتھ بڑے حملوں کو روکنے میں بھی کامیابی حاصل کی/ ڈی آئی جی جنوبی کشمیر

سرینگر/ 16 جون/ سی این آئی/ سال رواں کے 29 مئی کو غیر مقامی مزدور دیپو کی ہلاکت میں ملوث 5 جیش ملی ٹنٹوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی کا دعویٰ کرتے ہوئے ڈی آئی جی جنوبی کشمیر رئیس محمد بٹ نے کہا کہ گرفتار کئے گئے ملی ٹنٹوں سے ایک رائفل اور دیگر اسلحہ و گولہ بارود برآمد کر لیا گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق ایک اہم پیش رفت میں جموں کشمیر پولیس نے جنوبی ضلع اننت ناگ کے قریب جنگلات منڈی علاقے میں اودھم پور کے مزدور دیپک کمار کے قتل میں مبینہ طور پر ملوث جیش محمد کے پانچ جنگجوؤں کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس ضمن میں ایک پریس کانفرنس کے دوران تفصیلات فراہم کرتے ہوئے ڈی آئی جی جنوبی کشمیر رئیس محمد بٹ نے کہا کہ 29 مئی کی شام نامعلوم بندوق بردار جو سکوٹی پر سوار تھے نے میڈیکل کالج اننت ناگ کے قریب وہاں موجود ایک پارک کے نزدیک جموں کے پور ادھم پور سے تعلق رکھنے والے غیر مقامی مزدور دیپک کمار عرف دیپو پر گولی چلائی جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ مزدور کو زخمی حالت میں میڈیکل کالج منتقل کیا گیا تاہم ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ واقعے کے بعد حملہ آور موقع سے فرار ہو گئے۔ رئیس محمد بٹ نے کہا کہ معاملے کے بعد ایک کیس متعلقہ دفعات کے تحت درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی جس کے بعد 30 مئی کو ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی گئی، اور تحقیقات کی گئی اور ملوث ملزمان کو پکڑنے کیلئے تمام ممکنہ تکنیکی، انسانی اور سائنسی ثبوت اکٹھے کیے گئے۔ اس دوران انہوں نے بتایا کہ دیوا کالونی سے دو افراد لاپتہ ہو گئے جن میں شیر پورہ دیوا کالونی کے سحران بشیر نداف اور شیر پورہ نیو کالونی کے عبید نذیر لائگرو ہیں۔ ان دو افراد کے لاپتہ ہونے پر بھی تحقیقاتی ٹیم نے غور کیا اور تکنیکی اور انسانی ڈیٹا کا تجزیہ کیا جس کی وجہ سے واقعات کی ترتیب کو دوبارہ تشکیل دیا گیا۔ رئیس محمد بٹ نے کہا کہ 6 جون کو سمتھن سنگم کراسنگ پر ناکہ چیکنگ کے دوران دو مشتبہ افراد کو گرفتار کیا۔ ان کے انکشاف سے کیس میں اہم پیش رفت ہوئی اور اس جرم میں ملوث ملزمان کی شناخت ہو گئیانہوں نے کہا کہ سائنسی اور تکنیکی اعداد و شمار کے تجزیے کے ساتھ ان کے انکشاف کے نتیجے میں اسلحہ گولہ بارود اور اسکوٹی کی برآمدگی ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں کی گرفتاری کے بعد ایگزیکٹیو مجسٹریٹ کی موجودگی میں مجرمانہ مواد برآمد کیا گیا اور ضبط کیا گیا اور دو اہم ملزمین کو گرفتار کیا گیا، جو اس جرم میں ملوث تھے۔ انہوں نے کہا کہ کیس کی مزید تفتیش سے مزید ملزمان کی شناخت ہوئی جنہوں نے شریک ملزمان کی مدد کے ساتھ یہ سازش رچی تھی اور بعد میں ان کی بھی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

ہندوستان کی دفاعی صنعت دوست ممالک کی سیکورٹی ضروریات پوری کر رہی ہے

قومی سلامتی کو مضبوط بنانا پہلی ترجیحات میں شامل، ملک میں آبدوزیں، لڑاکا طیارے، ہیلی کاپٹر اور ہتھیار مقامی طور پر تیار

ملک کو محفوظ رکھنے کیلئے دفاعی شعبہ کی ہر ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کام کیا جارہا ہے/ راجناتھ سنگھ

سرینگر/ 16 جون/ سی این آئی/ ہندوستان کی دفاعی صنعت دوست ممالک کی سیکورٹی ضروریات پوری کر رہی ہے کا دعویٰ کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ملک کو محفوظ رکھنے کیلئے دفاعی شعبہ کی ہر ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کام کیا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قومی سلامتی کو مضبوط بنانا پہلی ترجیحات میں شامل ہے اور آج ملک آبدوزیں، لڑاکا طیارے، ہیلی کاپٹر اور ہتھیار مقامی طور پر تیار کر رہا ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق کرناٹک کے بنگلورو میں ”دفاعی مینوفیکچرنگ میں خود انحصاری'' پر وزارت دفاع کی مشاورتی کمیٹی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس کی صدارت وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ نظریہ سے قطع نظر، مکمل خود انحصاری کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ تمام حلقوں سے اتفاق رائے رہا ہے، اور ہندوستان کی دفاعی صنعت بھی دوست ممالک کی سلامتی کی ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔ وزیر نے ملک کی سلامتی کو بڑھانے اور مسلح افواج کو تکنیکی طور پر ترقی یافتہ بنانے کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں پر روشنی ڈالی تا کہ ہمیشہ ابھرتے ہوئے عالمی منظر نامے سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے نپٹ سکیں۔ خود انحصاری کو یقینی بنانے کے لیے ”مانگ کی یقین دہانی“ کو سب سے اہم پہلوؤں میں سے ایک قرار دیتے ہوئے، انہوں نے

کہا کہ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے متعدد فیصلے کیے گئے ہیں۔ سنگھ نے زور دے کر کہا کہ حکومت کے فیصلوں کا اثر ہونا شروع ہو گیا ہے اور آج ملک مقامی طور پر آبدوزیں، لڑاکا طیارے، ہیلی کاپٹر اور ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بڑھتی ہوئی دفاعی صنعت نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کر رہی ہے بلکہ دوست ممالک کی سیکورٹی ضروریات بھی پوری کر رہی ہے۔ راجناتھ نے کہا کہ پچھلے مالی سال میں، ہماری دفاعی پیداوار ایک لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گئی اور برآمدات 16,000 کروڑ روپے کو چھو گئیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دفاعی شعبہ اور پوری قوم صحیح راستے پر ہے۔ وزیر مملکت برائے دفاع، اجے بھٹ؛ چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان؛ سیکرٹری دفاع گریدھر ارامابھی اجلاس میں شامل تھے۔ وزیر مملکت برائے دفاع، اجے بھٹ؛ چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان؛ سیکرٹری دفاع گریدھر ارامابھی اجلاس میں شامل تھے۔

جوکووچ رولینڈ گیروس میں فرنچ اوپن ٹینس ٹورنامنٹ کے دوران ریٹرن شاٹ لگاتے ہوئے

پنت کی صحتیابی سے بی سی سی آئی حیران

بنگلورو، (یو این آئی) دسمبر 2022 میں سڑک حادثے میں بال بال بچ جانے والے رشبھ پنت کی صحت یابی کی رفتار نے بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) اور نیشنل کرکٹ اکیڈمی (این سی اے) کے اہلکاروں کو حیران کر دیا ہے۔ جمعرات کو ای ایس پی این کرک انفو کی طرف سے شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق بی سی سی آئی پنت کی بحالی کو تیز کرنے اور انہیں اس سال کے آخر میں ہونے والے ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن ان کی بحالی کا عمل طویل ہونے کا امکان ہے۔ 2023 میں کرکٹ نہ کھیلنے کے امکان نے پنت کو پریشان نہیں کیا ہے۔ اس نے حال ہی میں بیساکھیوں کے بغیر چلنا اور بغیر کسی سہارے کے سیڑھیاں چڑھنا شروع کیا ہے۔ پنت کو کافی حد تک درد سے نجات مل گئی ہے۔ اگرچہ وہ ہنر کی تربیت سے ابھی دور ہے، فی الحال وہ فزیو ایس رجنی کانت کی رہنمائی میں اپنے نچلے اور اوپری جسم کی نقل و حرکت میں اضافہ کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ رجنی کانت نے اس سے قبل ہاردک پانڈیا، جسپریت بمراہ اور مرلی وجے کو سنگین چوٹوں سے ٹھیک ہونے میں مدد کی تھی۔ ایک اور این سی اے فزیو تلسی رام جب سے یوراج پنت کو کار حادثے کے کچھ دنوں بعد ممبئی لایا گیا تھا تب سے ان کے ساتھ ہیں۔ رپورٹس کے مطابق پنت اپنی بحالی کے عمل میں ایکوا تھراپی، لائٹ سوئمنگ اور ٹیبل ٹینس بھی شامل کر رہے ہیں۔ پنت نے آخری بار دسمبر 2022 میں ہندوستان کے بنگلہ دیش کے دورے کے دوران میدان میں اترے تھے۔ سڑک حادثے کے بعد سے ہندوستانی ٹیم انتظامیہ کو ان کا متبادل تلاش کرنا مشکل ہو گیا ہے، خاص طور پر ٹیسٹ اور ون ڈے کرکٹ میں۔ جہاں راہل دراوڑ کی ٹیم اب تک ون ڈے کرکٹ میں کے ایل راہل کو دستانے دے چکی ہے وہیں سریکر بھرت کو ٹیسٹ ٹیم میں وکٹ کیپر بنایا گیا ہے۔ میدان سے دور رہنا پنت کے لیے بھی مایوس کن رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق وہ خود کو مصروف اور مثبت رکھنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اس نے حال ہی میں جسپریت بمراہ، شریاس ایر اور پرشدھ کرشنا جیسے ہندوستانی کھلاڑیوں کے ساتھ این سی اے میں بیٹھ کر ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) فائنل دیکھا۔

ہائبرڈ ماڈل منظور، ایشیا کپ کے 4 میچز پاکستان باقی 9 سری لنکا میں منعقد ہوں گے

دبئی، ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) نے پاکستان کے ہائبرڈ ماڈل کی منظوری دے دی، جس کے تحت ایونٹ کے 4 میچز پاکستان جبکہ باقی 9 سری لنکا میں منعقد ہوں گے۔ واضح رہے کہ گزشتہ تقریباً ایک برس سے ایشیا کپ کے حوالے سے صورتحال بےیقینی کا شکار تھی، بھارتی کرکٹ بورڈ نے ٹیم کو 2023 میں ہونے والے ایشیا کپ میں شرکت کے لیے پاکستان نہ بھیجنے کا اعلان کیا تھا۔ بعد ازاں، پاکستان نے ہائبرڈ ماڈل تجویز کیا تھا اور اسے قبول نہ کرنے کی صورت میں تنبیہ کی تھی کہ پاکستان ٹیم کو ورلڈ کپ کے لیے بھارت نہیں بھیجے گا، جو اکتوبر میں منعقد ہوگا۔ آج ایشین کرکٹ کونسل نے جاری بیان میں بتایا کہ ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ایشیا کپ 31 اگست سے 17 ستمبر 2023 تک منعقد ہوگا اور اس میں بھارت، پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، افغانستان اور نیپال کی ایلیٹ ٹیمیں کل 13 ون ڈے میچوں میں حصہ لیں گی۔ بیان میں بتایا گیا کہ ٹورنامنٹ کی میزبانی ہائبرڈ ماڈل کے تحت کی جائے گی، جس کے 4 میچز پاکستان جبکہ باقی 9 میچ سری لنکا میں کھیلے جائیں گے۔ مزید کہا گیا کہ ایشیا کپ 2023 میں 2 گروپ ہوں گے، ہر گروپ سے 2 ٹیمیں سپر فور مرحلے کے لیے کوالیفائی کریں گی، سپر فور مرحلے کی 2 ٹاپ ٹیمیں فائنل میں مدمقابل ہوں گی۔ ایشین کرکٹ کونسل نے بیان میں مزید کہا کہ ہم دنیا بھر سے شائقین کے خیرمقدم کے منتظر ہیں کہ وہ کرکٹ کو بہترین انداز میں دیکھیں۔ واضح رہے کہ 13 جون کو ڈان کی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ پاکستان ممکنہ طور پر آنے والے ورلڈ کپ کے لیے بھارت کا سفر کرے گا کیونکہ اس سے قبل ایشیا کپ کے لیے ملک کے بورڈ کے تجویز کردہ ہائبرڈ ماڈل کو ہمسایہ ملک کے بورڈ نے قبول کر لیا ہے۔ بتایا گیا تھا کہ بھارتی کرکٹ بورڈ کی جانب سے طویل عرصے تک اس ماڈل پر اعتراض رہا جو بالآخر گزشتہ ہفتے منظور کر لیا گیا، اس حوالے سے ایشین کرکٹ کونسل سے اگلے دو سے تین روز میں باضابطہ اعلان کی توقع ہے، یہ ٹورنامنٹ ستمبر میں منعقد ہوگا۔ پی سی بی اپنے مؤقف پر لچک دکھانے کے لیے تیار تھا، جس نے دھمکی دی تھی کہ اگر بھارتی بورڈ نے ہائبرڈ ماڈل کو مسترد کیا تو پاکستان، ورلڈ کپ میں شرکت نہیں کرے گا۔ پی سی بی نے یہ بھی توقع ظاہر کی تھی کہ اگر مجوزہ ماڈل کو قبول کر لیا گیا تو حکومت پاکستان، پاکستانی ٹیم کو 50 اوورز کے کرکٹ ورلڈ کپ کے لیے آسانی سے بھارت جانے کی منظوری دے دے گی۔ ون ڈے فارمیٹ میں کھیلی جانے والی ایشیا کپ ٹورنامنٹ 2023 31 اگست سے شروع ہوگی جبکہ اس کا فائنل 17 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔ ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) نے جمعرات کے روز اس کا اعلان کیا۔

پرنائے، سری کانت کوارٹر فائنل میں؛ سندھو، لکشیا اور راجاوت آؤٹ

جکارتہ، سابق عالمی نمبر 1 کدامبی سری کانت اور تھامس کپ گولڈ میڈلسٹ ایچ ایس پرنائے کوارٹر فائنل میں پہنچ گئے، جبکہ دو بار کے اولمپک میڈلسٹ پی وی۔ سندھو جمعرات کو یہاں انڈونیشیا اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئیں۔ سری کانت نے ہم وطن لکشیا سین کو سیدھے گیمز میں 21-17,22-20 سے شکست دی جبکہ ساتویں ترجیح پرنائے نے ہانگ کانگ کے این جی کا لانگ اینگس کو 43 منٹ میں 21-18,21-16 سے شکست دی۔ 2016 کے ریو اولمپکس میں چاندی کا تمغہ اور 2020 کے ٹوکیو اولمپکس میں کانسی کا تمغہ جیتنے والی سابق عالمی چیمپئن سندھو کو 29 منٹ تک جاری رہنے والے میچ میں تائی زو ینگ سے 16-21 18-21, سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نوجوان مردوں کے سنگلز کھلاڑی پریانشو راجاوت نے انڈونیشیا کے انتھونی سینیسوکا گنٹنگ سے سخت مقابلہ کیا اور پہلا گیم جیتنے کے باوجود ایک گھنٹے سے زیادہ جاری رہنے والے میچ میں 21-15,21-15,22-20 سے شکست کھا گئے۔ ساتوک سائیراج رینکیریڈی اور ساتویں ترجیح چراغ شیٹی کی ٹاپ مینز ڈبلز جوڑی بھی چین کے ہی جنگ ٹنگ اور ژاؤ ہاؤ ڈونگ کو 46 منٹ میں سیدھے گیمز میں 21-15,21-17 سے ہرا کر آخری آٹھ میں پہنچ گئی۔ اس سے قبل، ہندوستان کے سری کانت نے 2021 ورلڈ چیمپئن شپ کے سیمی فائنل میں ہم وطن لکشیا کو سیدھے گیمز میں شکست دی تھی۔ سری کانت، جس نے اس میچ میں لکشیا کو ہرا کر 2021 کی عالمی چیمپئن شپ کے فائنل تک رسائی حاصل کی تھی، اس بی ڈبلیو ایف کے آخری آٹھ مرحلے کے لیے کوالیفائی کرنے کے لیے سنگاپور کے لوہ کین یو سے 2221-17, سے ہار کر فاتح بن گئے۔ 20۔ ورلڈ ٹور سپر 1000 ایونٹ جس کی کل انعامی رقم US$1,250,000 ہے۔ پہلے گیم میں سری کانت دو بار برتری کھونے کے بعد واپس آئے اور آخر کار 45 منٹ کے مقابلے میں گیم جیت لیا۔ دنیا میں 14 ویں نمبر پر موجود لکشیا نے 0-3 کی برتری حاصل کی لیکن سری کانت نے اسے گھٹا کر 3-4 کر دیا۔ تاہم لکشیا نے لگاتار تین مزید پوائنٹس جیت کر اسے 4-8 کر دیا۔ سری کانت نے واپسی کرتے ہوئے 9-10 کی برتری حاصل کی۔ اس کے بعد دونوں برابری کی سطح پر آگے بڑھتے رہے لیکن سری کانت، جو دنیا میں 20 ویں نمبر پر ہیں، پھر سے 14-17 سے آگے ہو گئے۔ اگرچہ لکشیا نے اسکور کو 17-آل پر برابر کر دیا، سری کانت نے اگلے چار پوائنٹس جیت کر پہلا گیم 17-21 سے جیت لیا۔ دوسرا گیم بھی ایک قریبی معاملہ تھا کیونکہ سری کانت نے اپنے اتراکھنڈ کے حریف پر 5-8 کی برتری حاصل کرنے سے پہلے دونوں کھلاڑیوں نے ابتدائی چند پوائنٹس کے لیے سخت جدوجہد کی۔

ایشیا کپ 31 اگست سے 17 ستمبر تک ہوگا

نئی دہلی، ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) نے کہا کہ 2023 کا ایشیا کپ 31 اگست سے 17 ستمبر تک ہوگا، ٹورنامنٹ پاکستان اور سری لنکا دونوں میں کھیلا جائے گا۔ اے سی سی کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق ٹورنامنٹ کے ہائبرڈ ماڈل میں چار میچز پاکستان میں اور بقیہ نو میچز سری لنکا میں ہوں گے، حالانکہ میزبان شہروں کے نام ابھی تک منظر عام پر نہیں لائے گئے ہیں۔ اے سی سی مینز پریمیئر کپ کے فاتح بھارت، پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، افغانستان اور نیپال کل 13 ون ڈے میچز کھیلیں گے، جسے اکتوبر نومبر میں بھارت میں منعقد ہونے والے ون ڈے ورلڈ کپ کی تیاری کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بھارت اور پاکستان کو نیپال کے ساتھ ایک گروپ میں رکھا گیا ہے جبکہ سری لنکا، بنگلہ دیش اور افغانستان دوسرے گروپ میں ہیں۔ سری لنکا ایشیا کپ کا دفاعی چیمپئن ہے، جبکہ ہندوستان نے آخری بار 2018 میں متحدہ عرب امارات میں 50 اوور کے فارمیٹ میں منعقدہ ٹورنامنٹ جیتا تھا۔ ایشیا کپ کے 2023 ایڈیشن، جو ٹورنامنٹ کا 16 واں ایڈیشن بھی ہے، کے دو گروپ ہوں گے، ہر گروپ سے دو ٹیمیں سپر فور مرحلے کے لیے کوالیفائی کریں گی۔ سپر فور مرحلے کی دو ٹاپ ٹیمیں فائنل میں آمنے سامنے ہوں گی۔ 2023 کے ایشیا کپ کے شیڈول کا نام دینے میں پیش رفت گزشتہ چند ماہ کے دوران کئی رپورٹس کے سامنے آنے کے بعد سامنے آئی ہے کہ ٹورنامنٹ کو میچوں کے ہائبرڈ ماڈل میں منعقد کیا جا سکتا ہے، جس کی تجویز پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین نجم سیٹھی نے بھی دی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس سال کے ٹورنامنٹ کی میزبانی اور انعقاد کے حوالے سے پیدا ہونے والا تعطل ابھی حل ہونا باقی ہے، خاص طور پر اس مقابلے کے 2023 ایڈیشن کی میزبانی پاکستان کر رہا ہے۔

حارث رف کی بارات اور ولیمے کی تاریخ سامنے آگئی، شادی کا کارڈ وائرل

کراچی، پاکستانی کرکٹر حارث رف نکاح کے بعد اب اہلیہ مزنا مسعود کو گھر لانے کیلئے تیار ہیں۔ ذرائع کے مطابق حارث اگلے ماہ جولائی میں اپنی دلہنیا مزنا مسعود کو گھر لانے کیلئے بارات لے کر جائیں گے، حارث اور مزنا کی بارات اور ولیمے کی تقاریب اگلے ماہ کے پہلے ہفتے میں منعقد کی جائیں گے۔ ذرائع کے مطابق حارث رف کی بارات کی تقریب 6 جولائی جبکہ ولیمہ 7 جولائی کو ہوگا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس حوالے سے شادی کے کارڈز کی تقسیم کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ دوسری جانب حارث اور مزنا کی شادی کا کارڈ بھی سوشل میڈیا پر سامنے آیا ہے جو کہ وائرل ہے۔ گزشتہ سال 24 دسمبر کو حارث رف نے اپنی ہم جماعت مزنا مسعود ملک سے نکاح کیا۔

ورون تومر نے کمار سریندر سنگھ میموریل میں ایئر پسٹل کا خطاب جیتا

نئی دہلی، اتر پردیش (یو پی) کے شوٹر ورون تومر، جو اس سال کے شروع میں ہندوستان کے لیے آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ کے اسٹیج میڈلسٹ تھے، نے ایم۔ پی۔ ریاستی شوٹنگ اکیڈمی رینج میں جاری 21 ویں کمار سریندر سنگھ میموریل شوٹنگ چیمپئن شپ میں انہوں نے مردوں کے 10 میٹر ایئر پسٹل ایونٹ کا خطاب جیتا۔ ورون نے فائنل میں 241.9 کے اسکور کے ساتھ سینا کے شراون کمار کو شکست دی جس نے 241.2 کے ساتھ چاندی کا تمغہ جیتا۔ نیشنل رائفل ایسوسی ایشن آف انڈیا (این آر اے آئی) نے جمعرات کو ایک ریلیز میں کہا کہ ساگر ڈانگی، جو آرمی مارکس مین شپ یونٹ (اے ایم یو) سے بھی تعلق رکھتے ہیں، جس نے فائنل میں چھ شوٹر تھے، 219.4 کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہے۔ شراون 584 کے اسکور کے ساتھ کوالیفائنگ میں بہترین شوٹر تھے، جو کہ ٹیم کے ساتھی آیوش چاولہ سے واضح طور پر دو پوائنٹس آگے تھے، جنہوں نے 582 رنز بنائے۔ ورون نے 400 پلس کے بڑے میدان میں 581 کے اسکور کے ساتھ پانچویں نمبر پر کوالیفائی کیا۔ فائنل میں، تاہم، اس نے 10.9 کے ساتھ شاندار آغاز کیا۔ اپنے 17 ویں شاٹ میں 9.1 کے اسکور کے ساتھ، شراون کو اسے پکڑنے اور اختتامی مراحل میں برتری حاصل کرنے کا موقع ملا۔ ساگر جیسے ہی تیسرے نمبر پر رہا، شراون 24 شاٹس کے فائنل کے آخری دو شاٹس میں ورون سے 0.6 آگے تھا، تاہم، وہ 10 رنگ تک پہنچنے میں ناکام رہا۔ ورون نے 10.4 اور 9.4 شاٹ لگا کر جیت پر مہر ثبت کی جبکہ شراون نے آخری دو شاٹس میں 9.6 اور 8.9 کا اسکور کیا۔ جونیئر مردوں کے 10 میٹر ایئر پسٹل میں، فاتح ہریانہ کے کمل جیت تھے، جنہوں نے فائنل میں 243.7 کا اسکور کیا۔ کرناٹک کے جوناتھن اینٹونی دوسرے اور یو پی کے یش تومر تیسرے نمبر پر رہے۔

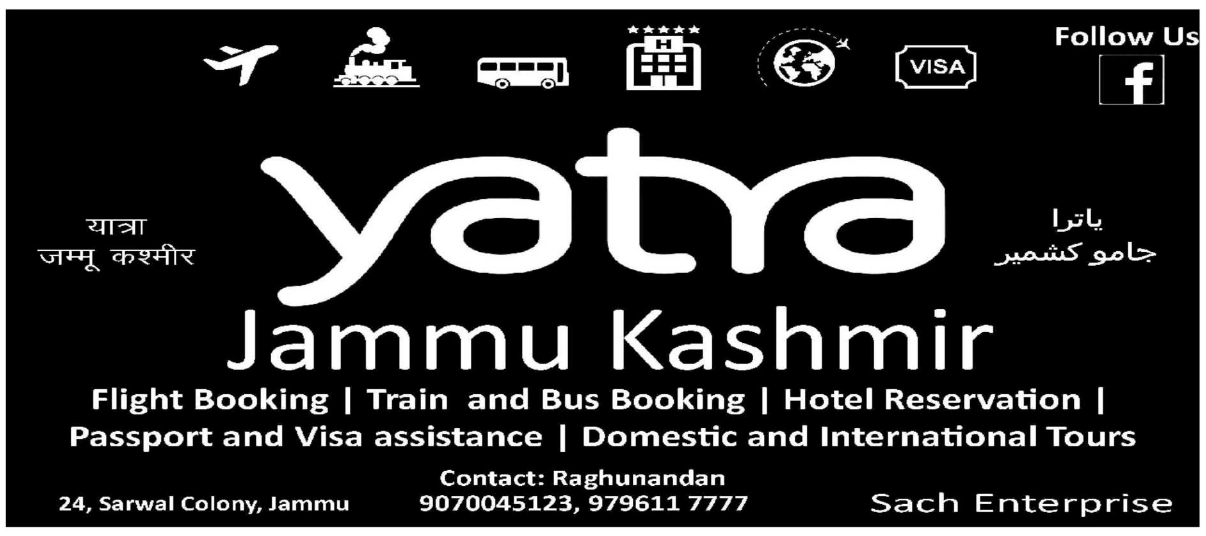

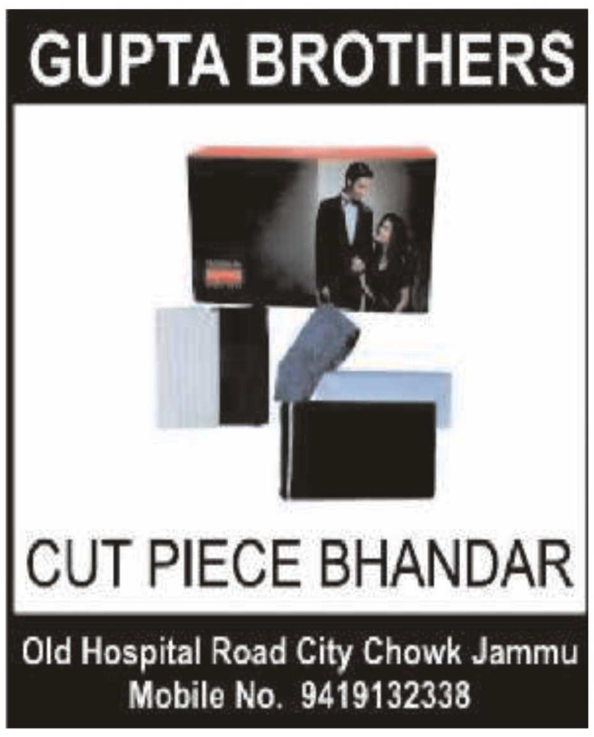

Printed, Published, Edited and Owned by Raghunandan Kumar, Executive Editor: Bharat Gupta, Printed at Kanhya Offset Printing Press, 42, Mast Garh, Peer Khoo Road, Jammu and Published from Q. No. 24/25 Sarwal Colony, Jammu. Contact No. 0191-2572550, 2572578